WWW.ITTEHAD.ORG
Quarterly QAFLA-E-HAQQ SARGODHA PAKISTAN

ترجمان فکر امین ملت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ

جلد نمبر 2 ربیع الثانی، جمادی الاول، جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ شمارہ نمبر 2

اندھیری شب ہے جدا اپنے قافلے سے تو
تیرے لیے ہے میری شعلہ نوا قندیل

بیاد
مناظر اسلام، وکیلِ احناف
مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ

- راز کی باتیں .....
- ملفوظات اوکاڑویؒ .....
- غیر مقلدین کی قیاسی نماز .....
- زبیر علی زئی کے مزید دس جھوٹ .....
- قافلہ باطل سے قافلہ حق کی طرف .....
- عقیدہ حیات النبی اور حضرت مدنیؒ .....
- ایک حقیقی دشنام طراز کے جواب میں
- غیر مقلدین کے ایک گشتی فتوے کا جواب .....

مدیر
مولانا محمد الیاس گھمن

ناشر: اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

عالم باعمل/ نمونہ اسلاف/ فضیلت الشیخ حضرت اقدس مولانا علاؤ الدین صاحب دامت برکاتہم العالیہ تلمیذ رشید شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ فاضل دار العلوم دیوبند (۱۹۳۸ء) مدیر اعلیٰ / شیخ الحدیث دار العلوم نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ اسماعیل خان پاکستان

کا عقیدہ حیات النبیؐ کے متعلق

فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرا اور میرے اکابر حضرات علماء اہلسنت والجماعت دیوبند کثر اللہ جماعتہم کا متفقہ اور اجماعی عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اپنے روضۂ اقدس میں روح مبارک کے تعلق کے ساتھ زندہ ہیں اور قبر مبارک پر پڑھے جانے والے درود وسلام کو علی الدوام بغیر کسی واسطہ کے سنتے ہیں اور جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں۔ اور دور سے پڑھا جانے والا درود وسلام بذریعہ ملائکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا جاتا ہے۔ اس حیات کو حیات دنیوی اور حیات برزخی بھی کہا جاتا ہے۔ دُنیوی بایں معنیٰ کہ روح مبارک کا تعلق دنیوی جسمِ اطہر کے ساتھ اور برزخی بایں معنیٰ کہ عالم برزخ (قبر) میں یہ حیات ہے

جو شخص اس عقیدہ کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے نہ تو وہ دیوبندی کہلانے کا مستحق ہے اور نہ ہی اہلسنت والجماعت کے ساتھ اسکا کوئی تعلق ہے بلکہ وہ مبتدعی ہے اسکی اقتداء میں نماز جائز نہیں ہے

نیز اہل محلہ پر لازمی ہے کہ ایسے امام کو معزول کر کے اسکی جگہ صحیح العقیدہ امام مقرر کیا جائے

[illegible]

عبدہ [illegible]

مسعود [illegible]

۱۴۲۹ [illegible]

مورخہ ۱۵ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ

۲۴ مارچ ۲۰۰۸ء

حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحبؒ کا سانحہ ارتحال (اداریہ)

ابھی مرد حق آگاہ وحق گو قافلہ مدنی کے سپہ سالار، فاضل دیوبند، سیدی ومرشدی مرشد العلماء، قطب العصر، امین العلماء حضرت اقدس مولانا سید محمد امین شاہ نوراللہ مرقدہ کے انتقال کو صرف ایک دن کم سوا یام کا عرصہ ہوا تھا کہ مرشد العلماء سید الخطاطین سید نفیس شاہ صاحب بھی 5 فروری 2008ء کو نماز فجر سے پہلے اپنے مسترشدین، تلامذہ اور مداحوں کو سوگوار چھوڑ گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اس دار العمل سے ہر ایک نے جانا ہے۔ لیکن بعض شخصیات کی جدائی ملک وملت ومسلک اور وابستگان علماء حق کے لئے غم واندوہ کا باعث ہوتی ہے قطب العصر امین العلماء حضرت اقدس مولانا سید محمد امین شاہ صاحب اور مرشد العلماء سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ کی جدائی ایسی ہی ہے اللہ تعالیٰ ہر دو شخصیات کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں شایان شان جگہ عطا فرمائے۔ آمین

آپ کا خاندانی نام ''انور حسین''، قلمی نام ''نفیس الحسینی''، فن خطاطی کے حوالے سے ''نفیس رقم'' تھا جبکہ ارادت مند ''حضرت شاہ صاحب'' کے نام سے یاد کرتے تھے آپ 13 ذوالقعدہ 1351ھ /11 مارچ 1933ء کو گھوڑیالہ ضلع سیال کوٹ میں پیدا ہوئے والد ماجد حضرت سید محمد اشرف علی رحمہ اللہ نامور خطاط اور قرآن مجید کے بہترین کاتب تھے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کا سلسلہ نسب چودہ واسطوں سے شیخ المشائخ حضرت سید محمد گیسو دراز رحمہ اللہ تک پہنچتا ہے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم قصبہ بھوپال والا کے ہائی سکول میں حاصل کی۔ حضرت مولانا محمد اسلم رحمہ اللہ (تلمیذ حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ) سے علمی استفادہ کیا گورنمنٹ کالج لائلپور (فیصل آباد) سے انٹرمیڈیٹ تک تعلیم حاصل کی۔ فن خطاطی میں مہارت آپ نے اپنے والد مرحوم سے 1948ء میں حاصل کی۔ روزنامہ انصاف فیصل آباد، روزنامہ احسان لاہور اور روزنامہ نوائے وقت لاہور میں خطاط رہے۔ 1956ء میں 23 سال کی عمر میں ''پاکستان خوش نویس یونین لاہور'' کے صدر منتخب ہوئے۔ 1957ء میں حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کی زندگی نے اہم موڑ اختیار کیا اور روحانی بزرگ، شیخ طریقت حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہ کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ یہ وہ شرف ہے جو حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک حاصل زندگی ہے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کے حقیقی خالو صوفی

(بقیہ صفحہ نمبر ۶)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اھل السنۃ والجماعۃ کے عقائد اور مسائل قرآن وسنت کے عین مطابق ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ اکابرین علماء دیوبند سے اللہ تعالیٰ نے قرآن وسنت کی اشاعت تبلیغ اور مسائل کے دفاع پورے عالم میں عموماً اور برصغیر میں خصوصاً وہ کام لیا ہے جس کی مثال کئی صدیوں میں نہیں ملتی۔

مگر بدقسمتی کہ جس طرح اھل السنۃ والجماعۃ کے مسائل اجتھادیہ کو بعض اھل بدعت زیر بحث لاکر لوگوں کو اھل السنۃ والجماعۃ سے دور کرنے کی لاحاصل کوشش کرتے رہے اور اب کچھ عرصہ سے بدعقیدہ لوگوں نے اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد پر بحث شروع کر دی مگر اس کے لیے ایک نہایت غلط طریقہ یہ اختیار کیا کہ تصوف کی عبارات کو اور اس کو عقیدہ بنا کر پیش کیا اور اس کا مطلب اپنی طرف سے ایسا پیش کیا جو کہ قرآن وسنت کے خلاف تھا اب غلطی اہل السنۃ والجماعۃ کے کسی عقیدہ میں نہ تھی بلکہ غلطی اس فہم کی تھی جس سے سمجھنے میں غلطی لگی۔

اسی قسم کی غلطی اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد ومسائل کو صحیح سمجھنے والے علماء دیوبند کے مخالفین غیر مقلدین کو ہوئی اور ان بے چاروں نے علماء دیوبند کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کیا ''علماء دیوبند کے عقائد کفریہ وشرکیہ ہیں'' پہلے تو یہ پروپیگنڈہ ہی رہا

مگر بعد میں یہ پروپیگنڈہ ایک چیلنج کی شکل اختیار کر گیا اور غیر مقلدین کے علماء نے وڈیوسی ڈیز کے ذریعہ یہ چیلنج بازی شروع کر دی علماء دیوبند کے خدام نے اپنے اکابر کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے چیلنج کو قبول کیا اور میدان مناظرہ میں اُتر کر جواب دینے کا فیصلہ کیا۔

چنانچہ رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ دولت نگر ضلع گجرات میں غیر مقلد مناظر حافظ عمر صدیق سے دو گھنٹے تفصیلی گفتگو ہوئی جو کہ سی ڈی کی آنکھ میں محفوظ ہے اور قابل دید ہے اس میں حافظ عمر صدیق صاحب سے شرائط مناظرہ کے حوالہ سے ہی گفتگو ہوئی اور لاجواب گفتگو ہوئی جس کا اصل فائدہ تو وہ شخص محسوس کر سکتا ہے جو فن مناظرہ سے واقف ہو اور کچھ نہ کچھ فائدہ ہر شخص محسوس کر سکتا ہے یکم جولائی 2007ء ماڈل ٹاؤن حافظ والا ضلع بہاولنگر میں علماء دیوبند کے عقائد کے عنوان پر مناظرہ طے ہوا جس کی ابتدائی گفتگو مفتی محمد آصف صاحب دامت برکاتہم نے فرمائی مگر مناظرہ سے کچھ روز قبل جب بندہ شرائط مناظرہ طے کرنے کیلئے بہاولنگر پہنچا تو چوہدری صہیب بن صادق گجر صاحب جو کہ میزبان تھے نے بندہ کو فون کر کے کہہ دیا کہ ہم مناظرہ نہیں کروانا چاہتے اور بعد میں چوہدری صہیب گجر کی اہلیہ محترمہ نے تحریر لکھ کر بھیج دی کہ ہم مناظرہ نہیں کروانا چاہتے۔

پھر ماموں کانجن کے غیر مقلدین کو جوش آیا تو انہوں نے معروف غیر مقلد مولوی رانا شمشاد سلفی کو دعوت دی جس نے دل کھول کر حضرات علماء دیوبند اور ائمہ احناف کے خلاف ایک گھنٹہ تک زبان درازی کی جس کے جواب میں بندہ نے

اڑھائی گھنٹہ تک مفصل مدلل جواب دیا تو غیر مقلدین نے عقائد پر چیلنج کر دیا جو کہ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کے ذمہ داروں نے قبول کیا اور مناظرہ کیلئے فریقین کی رضا مندی سے 8اپریل2008ء بروز منگل صبح 10 بجے طے ہوا مگر پھر وہی ہوا کہ غیر مقلدین نے پورے ملک میں مشہور کر دیا کہ دیوبندی دوڑ گئے مناظرہ سے فرار ہو گئے بلکہ ہمارے قافلہ حق کے قارئین حیران ہوں گے کہ ایک غیر مقلد مناظر سید طالب الرحمٰن شاہ صاحب نے تو بیان تک کہہ دیا کہ دیوبندی مناظر محمد الیاس گھمن نے تحریری معافی مانگ لی ہے طالب الرحمٰن شاہ صاحب کی یہ گفتگو میرے پاس ٹیپ ریکارڈ میں محفوظ ہے جب بندہ کو ان حالات کا علم ہوا تو بندہ نے 27مارچ 2008ء کو ماموں کانجن کے قریب کلروالا میں جا کر جلسہ عام کیا اور لوگوں کو حالات سے باخبر کرتے ہوئے کہا مناظر ہوگا اور دیوبندی مناظر ضرور آئیں گے۔

مگر غیر مقلدین نے انتظامیہ اور سیاسی لوگوں سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع کر دیا اور بالآخر بذریعہ SHO ماموں کانجن ضلع فیصل آباد کے ذریعے مناظرہ منسوخ کروادیا۔

قارئین قافلہ حق !اس مختصر سی گفتگو کا مطلب یہ بتلانا ہے کہ غیر مقلدین کے مناظرین نے علماء دیوبند کے عقائد پر جو کفر و شرک کا فتویٰ لگایا تھا اس کی حقیقت آپ حضرات پر واضح ہو جائے اور بذریعہ مجلّہ قافلہ حق تمام قارئین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر کوئی غیر مقلد (اہلحدیث) علماء دیوبند کے عقائد پر کفر و شرک کا فتویٰ لگا کر چیلنج کرے تو آپ فرمادیں کہ چیلنج قبول ہے۔

غیر مقلدین کے ایک گشتی فتوے کا مدلل جواب

حضرت مولانا منیر احمد منور دامت برکاتہم

جواب مغالطہ نمبر 3۔ رکانہ کے طلاق دینے کا واقعہ جس کے راوی حضرت عبداللہ بن عباسؓ ہیں یہ واقعہ دو طرح نقل کیا جاتا ہے (۱) انہوں نے ایک مجلس میں تین طلاقیں دی تھیں پھر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رجوع کرنے کی اجازت دے دی اس کو غیر مقلدین دلیل بناتے ہیں اور اپنے فتاویٰ نقل کرتے ہیں۔

(۲) انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق البتہ دی تھی یعنی اپنی بیوی کو کہا تھا انت طلاق البتہ۔ تجھے پکی طلاق ہے اس کا شرعی حکم یہ ہے کہ اگر خاوند اس سے ایک طلاق کی نیت کرے تو طلاق بائنہ ہو جاتی ہے جس کے بعد رجوع بالنکاح کی گنجائش ہوتی ہے یعنی دوبارہ نکاح کرے اور اگر خاوند نے تین طلاقوں کی نیت کی تو اگرچہ یہ بھی اکٹھی تین طلاقیں ہیں تاہم واقع ہو جاتی ہیں اس صورت میں قرآن کے پارہ نمبر ۲ کے حکم کے مطابق بغیر حلالہ کے دوبارہ نکاح نہیں ہو سکتا چونکہ حضرت رکانہ نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دینے کی نیت کی تھی اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا تو رجوع کر لے اس سے رجوع بالنکاح مراد ہے یعنی تو دوبارہ نکاح کر لے۔ چنانچہ سنن ابی داؤد ج اص ۲۹۸ تا ص ۳۰۱ میں امام ابو داؤدؒ یہ حدیث دونوں طرح نقل کر کے طلاق البتہ والے مضمون کو ترجیح دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تین طلاق کا مضمون نقل کرنے والے اجنبی لوگ ہیں جبکہ طلاق بتہ کا مضمون نقل کرنے والے حضرت رکانہ کے اپنے گھر کے لوگ ہیں اور گھر کے معاملے کو گھر کے لوگ ہی بہتر جانتے ہیں اور

طلاق البتہ والی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں تین ہیں کیونکہ سنن ابی داؤد کی حدیث میں ہے رکانہ نے اپنی بیوی کو طلاق البتہ دی جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ معاملہ پیش ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت رکانہ کو قسم دے کر پوچھا واللہ ماادرت الا واحدۃً ؟ اللہ کی قسم تو نے صرف ایک ہی طلاق کا ارادہ کیا تھا؟ انہوں نے جواب میں کہا واللہ ماادرت الا واحدۃً۔ اللہ کی قسم میں نے ایک ہی طلاق کا ارادہ کیا تھا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تب رجوع کر لے اس سے رجوع بالنکاح مراد ہے یعنی دوبارہ نکاح کر لے سوال یہ ہے کہ اگر ایک طلاق کی نیت کرنے سے بھی ایک طلاق ہوتی ہے اور تین طلاق کی نیت سے بھی ایک ہوتی ہے تو اس صورت میں قسم لینے کا کیا فائدہ؟ قسم بے سود ہے کیونکہ جب دونوں صورتوں میں طلاق ایک ہوتی ہے تو تین دفعہ قسم لینے کے بغیر فرما دیتے رجوع کر لیجئے قسم دے کر نیت پوچھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اگر تین کی نیت ہو تو حکم اور ہے وہ یہ کہ تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں اور پہلے شوہر کے ساتھ بغیر حلالہ کے نکاح نہیں ہو سکتا۔ علاوہ ازیں امام ابوداؤدؒ نے حضرت رکانہ کے قصہ میں طلاق بتہ کو درست ثابت کرنے اور تین طلاق والے مضمون کی تردید کرنے کیلئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا ایک فتویٰ بھی نقل کیا ہے جس کی بنیاد قرآن کی ایک آیت پر ہے سنن ابی داؤد کے ج ا ص ۲۹۹ پر ہے مجاہد کہتے ہیں میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا ایک آدمی عبداللہ بن عباسؓ کے پاس آیا اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ خاموش رہے حتیٰ کہ مجھے خیال گزرا کہ ابن عباسؓ اس کی بیوی کو اس کی طرف لوٹا دیں گے مگر کچھ وقفہ سے

گویا ہوئے فرمایا: تم میں سے ایک آدمی بے وقوفی کرلیتا ہے پھر آ کر آوازیں دیتا ہے اے ابن عباس! اے ابن عباس! حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے حل نکال دیتا ہے اور بے شک تو اللہ سے نہیں ڈرا (تو نے اکٹھی تین طلاقیں دے دی ہیں) سو میں تیرے لیے گنجائش نہیں پاتا تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے (کہ اکٹھی تین طلاقیں دے دی ہیں) اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہوگئی ہے۔الخ

نیز مئوطا امام مالک باب البتہ ص ۵۱۰ میں ہے ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو (۱۰۰) طلاقیں دی ہیں میرے لئے کیا حکم ہے؟ حضرت ابن عباسؓ نے اسے کہا تیری بیوی تجھ سے تین طلاقوں کے ساتھ مطلقہ ہوگئی ہے باقی ۹۷ طلاقوں کے ساتھ تو نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا استہزاء کیا ہے (وہ تیرے ذمے گناہ ہے) حضرت رکانہ کی تین طلاقوں والی حدیث جس کو غیر مقلدین بطور دلیل نقل کرتے ہیں اس کے راوی عبداللہ بن عباسؓ ہیں سوال یہ ہے کہ اس کی وجہ کیا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مجلس کی تین طلاقوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قرار دیا اس کے باوجود وہ فتویٰ یہ دیتے ہیں کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں تین ہیں۔معلوم ہوتا ہے اصل میں یہ قصہ طلاق البتہ کا ہے لیکن کسی راوی سے غلطی ہوئی اور اس نے اس کو تین طلاقوں کے عنوان سے بیان کر دیا.... اور قاعدہ ہے جب ایک صحابی سے دو مختلف روایتیں ہوں ان دو حدیثوں میں سے ایک پر اس کا فتویٰ بھی موجود ہو تو ترجیح اس حدیث کو ہوگی جس پر فتویٰ ہے چونکہ

حضرت رکانہ کی طلاق البتہ والی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں تین ہیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فتویٰ بھی یہی ہے اس لئے اس کو ترجیح ہوگی اور تین طلاق کے مضمون والی حدیثِ رکانہ مرجوح اور نا قابل استدلال ہوگی ہم نے سنن ابی داؤد، موطا امام مالک، دار قطنی، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن بیہقی سے حضرت ابن عباسؓ کے ایک مجلس کی تین طلاقوں کو تین قرار دینے کے فتاویٰ جمع کیے تو چالیس کے قریب جمع ہو گئے جبکہ دوسرے نوع کا سنن ابی داؤد میں صرف ایک فتویٰ حضرت ابن عباسؓ کا نقل کیا گیا ہے اور پھر نقل کر کے زبردست دلائل کے ساتھ امام ابوداؤد نے اس کی تردید کی ہے۔

بقیہ۔ سید نفیس الحسینی شاہ صاحبؒ

مقبول احمد رحمہ اللہ اور ماموں حضرت مولانا سید محمد اسلم رحمہ اللہ کی وجہ سے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کا میلان تصوف کی طرف تھا لیکن حضرت رائے پوری رحمہ اللہ سے تعلق اور صحبت نے اس کو اتنا گہرا کر دیا کہ آپ اہل اللہ کے رنگ میں رنگ گئے۔

حضرت رائے پوری رحمہ اللہ سے آپ کو خلافت بھی ملی اور یہ فیض حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ سے خوب خوب پھیلا۔ موزونی طبع تو ابتدائے شعور ہی سے ودیعت تھی۔ قیام لائل پور کے زمانے میں شعر وسخن کا ذوق بھی نشوونما پاتا رہا۔ 1949ء میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلا اور غائبانہ سلام عرض کیا۔ گورنمنٹ کالج لائل پور کے سال اول میں بحیثیت طالب علم پندرہ سال کی عمر میں ایک نعتیہ نظم کہی جو کئی سال بعد کالج کے ادبی میگزین میں شائع ہوئی۔ 1952ء میں آپ کے خالو صوفی مقبول احمد شاہ رحمہ اللہ حج پر تشریف لے گئے تو روضہ اقدس پر پیش کرنے کیلئے اپنی ایک نعت انہیں لکھ کر دی اور ان کی وساطت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی عقیدت ومحبت کا نذرانہ پیش کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعقیدت اور عشق ایمان وعقیدے کا اہم حصہ ہے حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کا کلام بھی اسی سے منور ہے۔ ایک شعر ہے

یہی بات کہنے کو جی چاہتا ہے مدینے میں رہنے کو جی چاہتا ہے

عقیدہ حیات النبیؐ اور شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ

مولانا نور محمد قادری تونسوی صاحب مدظلہ

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحب رحمہ اللہ جو کہ علمی دنیا میں شیخ الاسلام اور شیخ العرب والعجم کے پر عظمت ناموں سے مشہور اور معروف ہیں میرے شیخ المشائخ ہیں کیونکہ وہ میرے بہت سے اساتذہ کرام کے استاد ہیں اور بندہ عاجز کی سند حدیث میں دوسرے نمبر پر انہیں کا نام گرامی ہے۔اس مناسبت سے مجھے ان کے عقیدہ لکھنے کا بڑا اشتیاق تھا آج بحمد للہ اللہ تعالیٰ نے اس موضوع پر قلم اٹھانے کی توفیق بخشی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کی تکمیل کی بھی توفیق بخشے اور اس کار خیر میں خلوص عطا فرمائے اور اس سلسلہ میں جو رکاوٹیں درپیش ہیں ان سب کو دور فرمائے اور بندہ عاجز کو اس عظیم مقصد میں کامیاب فرمائے تا کہ میں اپنے تمام اکابر کا عقیدہ متعلقہ حیات قبر ضبط تحریر میں لاسکوں۔ مقصد یہ ہے کہ حضرت مولانا مدنی صاحب عقیدہ حیات قبر میں وہی موقف رکھتے ہیں جو دوسرے تمام علماء اہل السنۃ دیوبند کا ہے چنانچہ مدنی صاحب کا عقیدہ معلوم کرنے کیلئے درج ذیل اقتباسات میں غور فرمائیں۔

(ا)۔علماء دیوبند درحقیقت اہل السنۃ والجماعۃ کے صحیح جانشین اور سچے ترجمان ہیں اللہ تعالیٰ ان حضرات کو دین اسلام کے تمام شعبہ جات کی خدمت' حفاظت اور تبلیغ کیلئے عصر ہذا میں منتخب فرماتا ہے حتیٰ کہ دینِ حق کی محنت کا کوئی ایسا میدان نہیں ہے جس میں یہ لوگ محنت کر کے اور مشقت اٹھا کر نمایاں کردار ادا نہ کر رہے ہوں اللھم تقبل سعیم ونورقبورھم و کثر سوادھم واحشرنی فی زمرتھم یوم البعث والنشور۔ آمین یا رب العالمین ثم آمین

لیکن بدقسمتی سے بریلویہ کے امام احمد رضا خان صاحب نے ہمارے اکابر کی خدمات اور مساعی کو برداشت نہ کرتے ہوئے ان کو بدنام کرنے کی غرض سے ان کو وہابی کے نام سے موسوم کر دیا اور سادہ عوام کو یہ باور کرانے کی ناپاک کوشش کی کہ ان کے عقائد ونظریات محمد بن عبدالوہاب نجدی والے ہیں لہٰذا یہ بھی وہابی ہیں اور پھر اپنے اس غلط اور جھوٹے پروپیگنڈہ میں اس دور کے علماءِ حرمین شریفین کو بھی ملوث کرنے کی سرتوڑ کوشش کی تاکہ اُس کے اس مکروہ پروپیگنڈے میں قوت آجائے اور احمد رضا خان صاحب بریلوی نے ایک رسالہ بنام حسام الحرمین تحریر کر کے اپنے اس پروپیگنڈہ کو خوب ہوا دی۔ حالانکہ اکابر علماءِ دیوبند تو پکے سچے اور کھرے اہل السنۃ والجماعۃ ہیں جبکہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیروکار بہت سے نظریات میں اہل السنۃ والجماعۃ سے کٹ چکے ہیں چنانچہ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی ان الزامات کا جواب دیتے ہوئے اور علماءِ دیوبند اور فرقہ وہابیہ یعنی محمد بن عبدالوہاب کے پیروکاروں میں فرق واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں "بہرحال اکابر علماء دیوبند کو بھی وراثت نبوی میں سے عظیم الشان حصہ ملنا ضروری تھا۔ چنانچہ مل کر رہا اور ایسا کھلا ہوا جھوٹ ان کے خلاف استعمال کیا گیا کہ جس کی نظیر نہیں ملتی اولاً ان کو اس رسالہ (حسام الحرمین) میں وہابی کہا گیا حالانکہ محمد بن عبدالوہاب اور اس کے فرقہ سے ان حضرات (علماءِ دیوبند) کا دور کا بھی تعلق نہ تھا وہ عقائد واقوال جو طائفہ وہابیہ کے مشہور اور مابہ الامتیاز (بین اہل السنۃ وبینہم) ہیں ان کے خلاف ان حضرات کی تصانیف بھری ہوئی ہیں وہ وفات ظاہری کے بعد انبیاء علیہم السلام کی حیات جسمانی

اور بقاء علاقہ بین الروح والجسم کے منکر ہیں اور یہ حضرات صرف اس کے قائل ہی نہیں بلکہ مثبت بھی ہیں اور بڑے زور وشور سے اس پر دلائل قائم کرتے ہوئے متعدد رسائل اس بارہ میں تصنیف فرما کر شائع کر چکے ہیں رسالہ آبِ حیات نہایت مبسوط رسالہ خاص اسی مسئلہ کیلئے لکھا گیا۔ نیز ہدیۃ الشیعہ اجوبہ اربعین حصہ دوم اور دیگر رسائل مطبوعہ مصنفہ حضرت نانوتوی قدس سرہ العزیز اس مضمون سے بھرے ہوئے ہیں (نقش حیات ص ۱۴۲)

(۲)۔ حضرت مدنی صاحب لکھتے ہیں کہ حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا مسلک حضوری مدینہ منورہ کے بارے میں مرجوح بلکہ غلط مسلک ہے مدینہ منورہ کی حاضری محض جناب سرور کائنات علیہ السلام کی زیارت اور آپ کے توسل کی غرض سے ہونی چاہیے آپؐ کی حیات نہ صرف روحانی ہے جو کہ عام مومنین وشہداء کو حاصل ہے بلکہ جسمانی بھی ہے اور از قبیل حیات دنیوی بلکہ بہت سی وجوہ سے اس سے قوی تر ہے آپؐ سے توسل نہ صرف وجود ظاہری کے زمانہ میں کیا جاتا تھا بلکہ اس برزخی وجود میں بھی کیا جانا چاہیے محبوبِ حقیقی تک وصال اور اس کی رضا صرف آپؐ ہی کے ذریعہ سے اور وسیلے سے ہو سکتی ہے اسی وجہ سے میرے نزدیک یہی ہے کہ حج کے وقت پہلے مدینہ منورہ جانا چاہیے اور آپ کے توسل نعمت قبولیت حج وعمرہ کے حصول کی کوشش کرنی چاہیے مسجد کی نیت خواہ تبعاً کر لی جائے مگر اولیٰ یہی ہے کہ صرف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت کی جائے تا کہ لاتعملہ الا زیارتی والی روایت پر عمل ہو جائے۔ (مکتوباتِ شیخ الاسلام ج ۱ ص ۱۲۰)

ستخلفت ابن ام عبد (ابن ماجه ص ۱۳)

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اگر میں بغیر مشورہ کے کسی کو اپنا جانشین بناؤں تو ابن ام عبد (ابن مسعودؓ) کو بناؤں گا۔

حدیث نمبر 3

ما حدثکم ابن ام عبد فعلیکم بالنواجذاو کما قال

جو حدیث تمہیں ابن مسعودؓ بیان کریں اسے دانتوں سے مضبوط پکڑ لو۔

حدیث نمبر 4

قال النبی تمسکو بعهد ابن ام معبد (ترمذی ج ۲ ص ۹۳)

ابن مسعودؓ کی ہدایت اور حکم کو مضبوطی سے پکڑو۔

حدیث نمبر 5

انی رضیت لا متی مارضی لها ابن ام عبد

میں اپنی امت کے لئے اس چیز کو پسند کرتا ہوں جو اس کے لئے عبداللہ بن مسعودؓ پسند کریں،

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں

رسول اللہ کے سب سے زیادہ قریب سیرت و کردار کے لحاظ سے ابن مسعودؓ تھے

(تذکرۃ الحفاظ ص ۳۶ ج ۱)

مسروقؒ فرماتے ہیں

میں اصحاب محمد ﷺ کے ساتھ بیٹھا ان کو تالاب کی طرح پایا کہ جن سے پانی حاصل کیا جاتا ہے بعض تالاب ایسے ہوتے ہیں کہ ایک آدمی کو سیراب کرتے ہیں اور بعض

(۴)۔حضرت مدنی رحمہ اللہ لکھتے ہیں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ آبِ حیات ص ۲۳۱ میں اس پر طویل بحث کی ہے جو کہ دقت مضمون اور طول کی توجہ سے اس وقت نقل نہیں کی جاسکتی البتہ اس کے خلاصہ کو نقل کرتا ہوں۔خلاصہ وہی نقل فرمایا ہے جو مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کے مسلک میں نقل ہو چکا ہے (مکتوبات شیخ الاسلام ج ا ص ۲۲۹)

(۵)۔مولانا مدنیؒ لکھتے ہیں ملائکہ سیاحین کی روایت فقط ابن حبان ہی کی نہیں ہے صحاح میں بھی متعدد طرق سے موجود ہے۔القول البدیع فی صلوٰۃ علی الحبیب الشفیع (صلی اللہ علیہ وسلم) مصنفہ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ میں روایت قوی نقل کی گئی ہے۔حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فیوض الحرمین میں فرماتے ہیں کہ میں جب بھی مواجھہ شریفہ میں مزار اقدس پر حاضر ہوا روح پرفتوح علیہ السلام کو عظیم الشان تموج میں پایا اور میں نے مشاہدہ کیا کہ زائرین صلوٰۃ وسلام پڑھنے والوں کی طرف خصوصی طور پر توجہ فرماتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں اور اسی طرح پر ان لوگوں کی طرف خصوصی طور پر توجہ ہوتی ہے جو کہ آپ کی مدح کرتے ہیں اور ان سے خوش ہوتے ہیں میں نے دیکھا کہ روح پرفتوح کی موج نے تمام متصل مکان اور فضا کو بھر رکھا ہے (انتہی مختصراً بالمعنی) خلاصہ کلام یہ کہ اگر مزار مقدس کے پاس صلوٰۃ وسلام عرض کیا جاتا ہے تو روحانی سماع ہوتا ہے اور باعثِ جواب ودعا بنتا ہے اور اگر امکنہ بعیدہ سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا جاتا ہے تو ملائکہ سیاحین جو کہ اس خدمت کیلئے متعین ہیں پہنچاتے ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں

اور جواب سے درود پڑھنے والے کو شرف حاصل ہوتا ہے۔(مکتوبات شیخ الاسلام ج ۱ ص ۲۳۰۔۲۳۱)

(۶)۔مولانا سید حسین احمد مدنیؒ لکھتے ہیں بارگاہ نبوت سے استفادہ کرنا سوئے ادب کیوں ہوگا بارگاہ میں حاضر ہو کر بعد ادائے صیغ صلوٰۃ وسلام مذکورہ درود شریف کی کثرت بہ صیغہ خطاب زیادہ مفید ہے اس کے علاوہ استفادہ کی عمدہ صورت یہ ہے کہ مراقبہ ذات الٰہیہ میں مشغول رہیں جو کچھ فیوض پہنچنے والے ہیں وہ پہنچیں گے اس کے قصد یا سوال کی ضرورت نہیں ہے حاضری روضہ مبارک کے وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرفتوح کو وہاں جلوہ افروز سننے والے جاننے والے غایت جلال و جمال کے ساتھ تصور کرتے ہوئے شہنشاہ عالم کے دربار کی حاضری خیال کی جاوے اور جملہ طرق ادب کا لحاظ کیا جاوے۔(مکتوبات شیخ الاسلام ج ۱ ص ۳۱۱۔۳۱۲)

(۷)۔نجدی اور اس کے اتباع کا اب تک یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات فقط اسی زمانہ تک ہے جب تک وہ دنیا میں تھے بعد ازاں وہ اور دیگر مومنین موت میں برابر ہیں اگر بعد وفات ان کو حیات ہے تو وہی حیات برزخ ہے جو احاد امت کو ثابت ہے بعض انکے حفظ جسم نبی کے قائل ہیں مگر بلا علاقہ روح اور متعدد لوگوں کی زبان سے بالفاظ کریہہ جن کا زبان پر لانا جائز نہیں وہ دربارہ حیات نبوی علیہ السلام سنا جاتا ہے اور انہوں نے اپنے رسائل اور تصانیف میں لکھا ہے اب غور فرمایئے کہ ان اکابر (علماء دیوبند) کے رسائل اور اعتقادات بالکل اس کے مخالف ہیں حضرت مولانا نانوتوی قدس اللہ سرہ العزیز نے ایک بہت بڑی ضخیم کتاب تحریر فرمائی جو کہ مشہور بین

العالم ہے اس میں کس زور وشور سے حیاتِ نبوی کا اثبات کیا ہے اور مذہب اہل السنۃ والجماعۃ اور فضائلِ نبوت میں کس درجہ اور قوت کے دلائل درج فرمائے ہیں مولانا گنگوہی قدس اللہ سرہ ہدایۃ الشیعہ اور رسالہ حج وغیرہ میں بھی اس کی تصریح وتائید فرما رہے ہیں چونکہ اس مسئلہ میں خصوصاً ان حضرات کی عبارتیں بہت طول طویل واقع ہو رہی ہیں اور متعدد رسالے اس مضمون میں تفصیلاً واجمالاً چھپے ہوئے مشہور ہیں اس لئے بخوف طول میں نقل نہیں کرتا ہوں جس کا جی چاہے آبِ حیات وہدایۃ الشیعہ واجوبہ اربعین ولطائف قاسمیہ وزبدۃ المناسک وغیرھا رسائل میں دیکھ لیوے۔ یہ ایک خاص مسئلہ ہے جس میں وہابیہ (محمد بن عبدالوہاب کے پیروکاروں) نے علماء حرمین کی مخالفت کی اور بار بار جدال ونزاع کی نوبت آئی اس مسئلہ میں اور مسئلہ آئندہ کی وجہ سے وہاں وہابی سنی سے متمیز ہوتا ہے۔ (الشہاب الثاقب ص ۲۲۴ مطبوعہ دارالکتاب لاہور)

عظیم خوشخبری!

قافلہ حق اپنے عظیم سرپرست امین العلماء قطب العصر حضرت مولانا سید محمد امین شاہ صاحب قدس سرہ کے ایمان افروز حالات، مجاہدانہ زندگی، متوکلانہ زیست، بلند پایہ اخلاق وعادات، بے مثل طہارت اور پاکیزہ زندگی کے نقوش کو آئندہ نسلوں تک پہنچانے کیلئے۔ خصوصی اشاعت کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ حضرتؒ کے جملہ متعلقین اور اہل قلم علماء ومشائخ سے گذارش ہے کہ اپنے اپنے تأثرات حضرتؒ کے حالات کو واضح کرنے کیلئے اپنے اپنے مضامین ارسال فرمائیں۔ رابطہ: مولانا محمد اللہ دتہ بہاولپوریؔ

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا Cell: 0307-8156847

غیر مقلدین کی قیاسی نماز

مولانا محمد ربنواز سلفی (دار العلوم فتحیہ احمد پور شرقیہ)

دوسری اور آخری قسط

نصِ صریح کے مقابلے میں قیاس!

غیر مقلدین کے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب لکھتے ہیں ''محدثین کے نزدیک بحکم حدیث تین روز کی نیتِ اقامت کرنے پر قصر کرنا جائز ہے چار روز کی کرے گا تو قصر جائز نہ رہے گا۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج ا ص ۶۰۱)

مولانا امرتسری صاحب نے جس مسئلہ کو حدیث کا حکم قرار دیا ہے در حقیقت یہ مسئلہ نص (حدیث) کے مقابلہ میں قیاس کا نتیجہ ہے چنانچہ جناب زبیر علی زئی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں ''جو لوگ مدتِ سفر کی تحدید تین دن کے اندر کرتے ہیں' ان کے پاس کوئی صریح صحیح دلیل نہیں ہے نص صریح کے مقابلے میں عمومات پر قیاس کرنا مرجوح ہے'' (ہدیۃ المسلمین ص ۷۹)

رکوع کے بعد ہاتھ باندھنا!

غیر مقلدین کے ایک گروہ کی رائے اور عمل یہ ہے کہ وہ رکوع کے بعد قومہ کی حالت میں ہاتھ سینے پر باندھ لیتے ہیں اس گروہ کے عظیم مبلغین میں پیر بدیع الدین راشدی بھی ہیں۔ (زیادۃ الخشوع)

ان لوگوں کا کہنا ہے چونکہ رکوع سے پہلے والے قیام میں ہاتھ باندھے جاتے ہیں اسی

پر قیاس کرتے ہوئے رکوع کے بعد والے قیام یعنی قومہ کی حالت میں بھی ہاتھ باندھنے چاہیں چنانچہ ایک صاحب کہتے ہیں قیامِ ثانی کو بھی قیام اول پر ہی قیاس کر لیجئے کیونکہ یہ دونوں قیام ہیں جب پہلے میں وضع (باندھنا) ثابت ہوگیا تو دوسرے میں بھی ایسا ہی ہوگا'' (رسائل بہاولپوری ص ۸۴۵)

پروفیسر عبداللہ بہاولپوری صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں ''ہاتھ باندھنے والوں کی دلیل قیاس واجتہاد ہے''۔ (رسائل بہاولپوری ص ۸۰۳) دوسری جگہ لکھتے ہیں ''اگر کوئی صریح حدیث ہوتی تو پھر ان (غیر مقلدین کے) بزرگوں کو قیاس اور اجتہاد کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ پھر تو معاملہ صاف تھا'' (رسائل بہاولپوری ص ۸۰۲) ایک اور جگہ لکھتے ہیں ''یہ مسئلہ کسی نقل پر مبنی نہیں بلکہ قیاس اور اجتہاد پر مبنی ہے اس لئے اس مسئلہ کی کوئی صحیح بنیاد نہیں'' (رسائل بہاولپوری ص ۸۰۹)

رفع یدین وغیرہ کا دوام!

غیر مقلدین سے سوال ہوا کہ ''حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندگی سے تا وفات شریف نماز میں ہاتھ سینے پر باندھتے اور پھر رفع یدین کرتے اور آمین بالجہر فرماتے رہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں مولانا شرف الدین دہلوی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں ''اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفس نماز پڑھنے پر دوام کیا ہے اور یقیناً کیا ہے تو پھر ان امور مذکورہ بالا پر جو احادیث متفقہ سے ثابت ہیں دوام ان کا بھی ثابت ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۴۴۴)

مولانا دہلوی صاحب غیر مقلد نے رفع یدین کرنے، سینے پر ہاتھ باندھنے اور آمین

بالجہر کہنے کے دوام پر کوئی حدیث ذکر نہیں فرمائی بلکہ ان افعال کو نفس نماز پر قیاس کیا ہے ان کے اس قیاس کے مطابق یہ کہنا درست ہوگا کہ جب آپ کا نفس نماز پڑھنا دائمی رہا تو جوتی پہن کر نماز پڑھنا' بچی کو اٹھا کر نماز پڑھنا بھی دائمی عمل رہا ہے مگر غیر مقلدین ان کے دوام کو ماننے کے لیے تیار نہ ہوں گے۔

آمین بالجہر کو سلام پر قیاس!

غیر مقلدین ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ یہودی ان امور سے حسد کرتے ہیں (۱) سلام کا جواب لوٹانا۔ (۲) صفوں کو قائم کرنا۔ (۳) فرض نمازوں میں امام کے پیچھے آمین کہنا۔ اس کے بعد لکھتے ہیں ''اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں امام کے پیچھے آمین کہنے سے یہودی حسد کرتے ہیں ظاہر ہے سلام کی طرح آمین اونچی آواز سے کہی جائے گی تو یہودی حسد کریں گے اگر آہستہ کہیں گے تو یہودیوں کو کیسے پتہ چلے گا کہ مسلمانوں نے آمین کہی ہے'' (تسہیل الوصول ص ۱۶۲)

عبارت کا حاصل یہ ہے کہ آمین کو سلام پر قیاس کیا گیا ہے کہ جیسے سلام اونچی آواز سے ہوتا ہے اسی طرح آمین بھی اونچی ہونی چاہیے۔

اس روایت کی سند پر بحث سے قطع نظر کرتے ہوئے ہم کہتے ہیں کہ غیر مقلدین حضرات کو چاہیے کہ وہ ظہر وعصر میں فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں انفرادی پڑھی جانے والی نماز میں بھی آمین اونچی کہا کریں ورنہ یہودیوں کو کیسے معلوم ہوگا؟۔۔۔ نیز حسد کیلئے نعمت کا اعلان ضروری نہیں بلکہ حاسد کو کسی معتبر طریقہ سے اس نعمت کا معلوم ہو جانا کافی ہے لہٰذا یہودیوں کے حسد کے لئے انہیں اتنا معلوم ہو جا

ناکافی ہے کہ مسلمان آمین کہا کرتے ہیں جہر ضروری نہیں مزید دیکھئے تجلیات صفدر جلد ۳ صفحہ ۱۴۹)

میت کی طرف سے قضا نماز پڑھنا!

مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں ''ان احادیث پر قیاس کرکے اگر کوئی میت کی طرف سے قضا نماز ادا کرے تو ثواب پہنچنے کی امید قوی ہے'' (حاشیہ فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۳۸)

اگلی صف سے نمازی کو کھینچنا!

غیر مقلد مصنف رئیس احمد ندوی صاحب، جامعہ سلفیہ بنارس کے ترجمان ''محدث'' کے باب الفتاویٰ میں لکھتے ہیں ''صف سے کسی نمازی کو کھینچنے کی اگرچہ کوئی صحیح و معتبر حدیث نہیں مگر اس کی ممانعت بھی نہیں ہے بلکہ بعض ضعیف اور مرسل روایات میں اس کا حکم بھی دیا گیا ہے لیکن ہمارا استدلال ان ضعیف و مرسل روایات سے نہیں ہے بلکہ فعل نبوی پر قیاس ہے'' (محدث: رمضان، شوال ۱۴۲۶ھ بحوالہ زمزم ذی قعدہ ذی الحجہ ۱۴۲۶ھ)

ڈاکٹر شفیق الرحمٰن صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں ''صف میں سے کسی مقتدی کو پیچھے کھینچنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ۔۔۔ البتہ ایک امام اور ایک مقتدی والے مسئلہ پر قیاس کرکے اس کا جواز ملتا ہے (نماز نبوی ص ۱۳۰)

غیر مقلدین کے پرچہ الحدیث میں لکھا ہے اگلی صف سے کھینچنے والی تمام روایات ضعیف ہیں (لیکن ایک امام اور ایک مقتدی پر قیاس کرتے ہوئے اگلی صف سے آدمی

کھینچ لینا جائز ہے واللہ اعلم)(ماہنامہ الحدیث شمارہ نمبر ۲۹ رمضان ۱۴۲۷ھ)

عیدین کے دو خطبے!

غیر مقلدین کا کہنا ہے کہ عیدین میں دو خطبوں کا پڑھنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں فتاوٰی علمائے حدیث میں لکھا ہے دو خطبہ کی روائتیں اگر چہ ضعیف ہیں مگر جمعہ پر قیاس سے اس مسئلہ کی تائید ہوتی ہے کہ عیدین کے جمعہ کی طرح دو خطبے پڑھے جائیں (فتاوٰی علمائے حدیث ج ۴ ص ۱۹۷ بحوالہ تجلیات صفدر ج ۷ ص ۵۱) عیدین کے خطبوں کے متعلق مثبت اور منفی بحث فتاوٰی ثنائیہ ج ۱ ص ۵۴۳ پر ملاحظہ فرمائیں۔

امام بخاری اور قیاس!

علامہ وحیدالزمان صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں۔حدیث میں جمعہ سے پہلے کسی سنت کا ذکر نہیں مگر شاید ظہر سے پہلے جو دو رکعتیں مذکور ہیں اسی پر جمعہ کو بھی (امام بخاری نے) قیاس کیا (تیسیر الباری ج ۲ ص ۳۷ تاج کمپنی)

علامہ صاحب کی تصریح کے مطابق امام بخاری نے جمعہ کی سنتوں کو ظہر کی سنتوں پر قیاس کیا ہے غیر مقلد عالم حافظ عبدالستار حماد صاحب لکھتے ہیں اس حدیث میں قنوت وِتر کا ذکر نہیں بلکہ قنوتِ نازلہ کا ہے شاید امام بخاری نے یہ قیاس کیا ہو کہ جب فرض نماز میں قنوت پڑھنا جائز ہوا تو وتر میں بطریق اولی جائز ہوگا (مختصر صحیح بخاری ج ۱ ص ۳۵۵)

امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے مزید قیاسی مسائل راقم کی کتاب غیر مقلدین کا امام بخاری سے اختلاف میں ملاحظہ فرمائیں۔

غیر مقلدین سے شکایت!

غیر مقلدین ایک طرف یہ کہتے ہیں کہ قیاس کا ظہور تقلید کے ظہور کے ساتھ چوتھی صدی ہجری میں ہوا (مقلدین ائمہ کی عدالت میں ص ۱۵۶) اور دوسری طرف یہ بھی لکھتے ہیں کہ امام بخاری نے فلاں مسئلہ کو فلاں پر قیاس کیا ہے کما مر کیا امام بخاری چوتھی صدی سے پہلے کے انسان نہیں ہیں؟

اسی طرح یہ بھی کہتے ہیں قیاس نہ کیا کرو کیونکہ سب سے پہلے شیطان نے قیاس کیا (الظفر المبین ص ۱۴) رائے اور قیاس کی فقاہت محض ابلیسی طریق کار ہے (حاشیہ بخاری مترجم ج ۵ ص ۳۲ داؤد راز) اور دوسرے وقت نہ صرف یہ کہ قیاس کرتے ہیں بلکہ رعب جمانے کے لئے یہ بھی لکھ دیتے ہیں سب سے زیادہ صحیح قیاس اہلحدیث کا ہوتا ہے (رفع العجاجہ عن سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۴۳)

اغراض و مقاصد

اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

- فقہاء احناف کی تشریحات کے مطابق قرآن وسنت کی تعلیمات کو عام کرنا
- اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد اور مسائل کی اشاعت کرنا
- امت مسلمہ سے فرقہ واریت کو ختم کرنا اور اس کو متحد رکھنے کیلئے اکابرین امت پر اعتماد کی فضاء قائم کرنا
- تمام شعبہ ہائے زندگی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو زندہ کرنا اور جاری وساری رکھنا
- پاکستان کے استحکام سالمیت اور قومی یکجہتی کیلئے بھرپور کوشش کرنا

رازکی باتیں

مولانا محمد عمران سلفی

تحقیق ضرب تحقیق۔ نتیجہ تقلید

کون صاحب؟؟۔۔۔صدیق فون رسیو کرتے ہوئے حیران ہو کر بولا۔

کمال ہے یار!۔۔۔ابھی تک آپ کو پہچان بھی نہیں ہوئی۔ میں ندیم بات کر رہا ہوں۔

صدیق۔اوہو۔۔۔ بھائی ندیم کیا حال ہے؟ طبیعت کیسی ہے؟ اور ہاں کام کیسا جا رہا ہے؟

ندیم۔کون سا کام؟ کام تو دنیا میں بہت سے ہیں۔

صدیق۔واہ بھائی واہ۔۔۔ارے! ہمارا ایک ہی تو کام ہے۔۔۔تحقیق۔۔۔

ندیم۔اچھا۔۔۔اچھا۔۔۔ یہ تو بہت ہی اچھا جا رہا ہے اور اب ہم اس کام کو نئے طرز پر شروع کرنا چاہتے ہیں۔

صدیق۔کیا خوب۔۔۔

ندیم۔اگر چہ یہ کام ہمارے بعض حضرات کو چبھے گا ضرور۔مگر کیا کریں کام بہت اہم ہے۔

صدیق۔چبھے گا کیسے؟۔۔۔اس کی کوئی نوک ہوگی؟

ندیم۔او یار! تم تو ہاتھ دھو کے محاوروں کے پیچھے پڑ جاتے ہو۔

صدیق۔لو۔۔۔''ہاتھ دھو کے'' یہ بھی تو محاورہ ہے۔اچھا خیر۔۔۔اگلی بات کریں

ندیم۔اصل میں اس نئے طرز کے سلسلے میں کل ہماری تحقیقی ٹیم کی میٹنگ ہے۔استاد زبیر نے چند مخصوص ساتھیوں کو اس عظیم کام کیلئے منتخب کیا ہے۔جن میں آپ کا نام بھی

ہے۔لہذا کل آپ کی شرکت لازمی ہے۔

صدیق۔ بہت اچھا۔۔۔ میں آج ہی یہاں سے روانہ ہوتا ہوں۔استاد زبیر کو میرا سلام کہنا۔

(اگلے دن جناح پارک میں تحقیقی ٹیم کے تمام ارکان موجود نظر آرہے تھے)

استاد زبیر۔سامعین کرام! آپ کی تشریف آوری کا شکریہ۔بغیر کسی تمہید کے لائحہ عمل آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔دوستو! اگرچہ ہم نام کے اہلحدیث ہیں اور ظاہر یہی کرتے ہیں کہ ہم ہر مسئلے پر تحقیق کے بعد عمل کرتے ہیں اور تقلید نہیں کرتے۔لیکن اس کے باوجود بھی ابھی ہمارے اکابر نے پوری طرح تحقیق نہیں کی۔دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیں کہ ان کی تحقیق میں بھی تقلید کے جراثیم موجود ہیں کہیں شوکانی کی تقلید ہو رہی ہے کہیں ابن حجر کی۔۔۔۔ کہیں امام احمدؒ کی۔

تحقیقی ٹیم۔اب ان تقلید کے جراثیم سے کیسے نجات مل سکتی ہے۔جلد کوئی دوائی بتائیں ورنہ تو ہم بھی بیمار ہو جائیں گے۔

استاد زبیر۔اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم اپنی سابقہ تحقیق پر تحقیق کریں تاکہ اس سے تقلید والے بچے کھچے جراثیم نکل جائیں۔

صدیق۔دوسرے لفظوں میں۔۔۔ہم کریں گے ”تحقیق ضرب تحقیق“

ظہیر۔اور جس کو ریاضی بھی نہ آتی ہو۔وہ بے چارہ کیسے ضرب دے گا؟

صدیق۔او بھائی! یہ ریاضی والی ضرب نہیں۔اس کا مطلب ہے تحقیق پر مزید تحقیق۔یعنی مکمل تحقیق۔

استاد زبیر۔زیادہ بحث نہ کرو۔وقت بہت کم ہے اس کی صورت یہ ہو گی کہ ایک ایک

مسئلہ لے کر ہم اس پر غیر جانبدارانہ تحقیق کریں گے پہلا مسئلہ ہے داڑھی کے متعلق کہ ایک مشت سے نیچے داڑھی کا کاٹنا جائز ہے یا نہیں؟ اس پر تحقیق کرو۔(تحقیقی ٹیم جوش وخروش سے اپنی اپنی تحقیق میں لگ جاتی ہے اور ایک مہینے کے بعد سب اپنا اپنا تحقیق شدہ مواد استاد زبیر کے حوالے کر دیتا ہے)

استاد زبیر۔میں نے دونوں طرف کے دلائل دیکھے۔اب میرا فیصلہ یہ ہے کہ احادیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ایک مشت سے نیچے داڑھی کاٹنا جائز ہے۔(دیکھئے الحدیث شمارہ نمبر ۲۷ ص ۵۷)

حاضرین۔لیکن یہ تو ہمارے اکابر کے مسلک کے خلاف ہے۔

استاد زبیر۔ارے! پھر وہی اکابر پرستی؟ یہی تو تقلید کا جرثومہ ہے جس کو ہم نکالنا چاہتے ہیں۔

اچھا ایک اور مسئلے پر تحقیق کرو۔کہ قربانی کتنے دن ہوسکتی ہے۔تین دن یا چار دن؟
(تحقیقی ٹیم اک ماہ بعد اپنی اپنی تحقیق استاد زبیر کے حوالے کرتی ہے)
استاد زبیر۔دونوں طرف کے دلائل دیکھ کر میرا فیصلہ یہ ہے کہ قربانی تین دن ہے
(دیکھیئے الحدیث شمارہ نمبر ۴۴ ص ۶)

ٹن۔۔۔ٹن۔۔۔ٹن۔استاد زبیر کے فون کی گھنٹی بجی اور استاد زبیر فون رسیو کرتے ہوئے بولا ''کون صاحب'' میں عمران سلفی بات کر رہا ہوں۔۔۔ یہ پوچھنا تھا کہ ایک مجلس کی دی ہوئی تین طلاقیں ایک شمار ہوتی ہے یا تین؟

ہماری تحقیق یہی ہوئی ہے کہ تین ہی شمار ہوتی ہیں لیکن اس مسئلے کو ہم تحریر میں ابھی نہیں لائے۔استاد زبیر پُر اعتماد لہجے میں بولا۔

ندیم۔(کڑھن کے ساتھ بولا) استاد جی! یہ کیسی تحقیقات ہورہی ہیں کہ ہمارے مسلک کا ستیاناس ہورہا ہے۔

استاد زبیر۔بھئی! ہم مسلک پرست نہیں۔ہم تو تحقیق پرست ہیں۔

ظہیر۔چلو پرست تو ہو گئے۔خواہ جس چیز کے بھی۔

ندیم۔استاد جی! میرے دل میں ایک چیز زوردار طریقے سے کھٹک رہی ہے۔

صدیق۔آپ کا دل کوئی دروازہ ہے جو کھٹک رہا ہے۔

ندیم۔یار! کبھی تو سنجیدہ ہو جایا کرو۔

استاد زبیر۔وہ کیا چیز ہے؟

ندیم۔وہ یہ کہ ہم نے اب تک جتنے مسائل پر تحقیق کی ہے ان میں نتیجہ حنفی مذہب کے حق میں گیا گو احناف مقلد سہی۔مگر یہ یقیناً معلوم ہو جاتا ہے کہ ان کا مذہب مکمل تحقیق شدہ ہے تبھی تو 13 صدیوں کے بعد بھی نتیجہ وہی نکل رہا ہے جو امام ابوحنیفہ تحقیق کر کے گئے تھے۔

صدیق۔لیکن میرے ذہن میں ایک اور بات آرہی ہے کہ مسائل تو لاکھوں کی تعداد میں ہیں اور صرف دو مسئلوں پر ہمارے دو مہینے لگ گئے۔ہم تو تحقیق کرتے کرتے ہی مرجائیں گے۔عملی زندگی تو بالکل ہی ہمارے کھاتے میں نہیں آئے گی۔نہ تحقیق پوری نہ عمل پورا۔

لیکن اگر تحقیق کریں بھی پھر بھی تو اندازہ یہی ہورہا ہے کہ نتیجہ پھر بھی وہی نکلنا ہے۔جو امام ابوحنیفہ کی تحقیق ہے(ویسے آپس کا مشورہ ہے) کہ پھر کیوں نہ انہی کی تحقیق پر ہی

اعتماد کرلیں تاکہ آپس کے فسادات بھی ختم ہوجائیں اور عمل کا وقت بھی مل جائے۔ کیونکہ اصل مقصود تو عمل ہے۔

ندیم۔اوراعتماد کا نام تقلید ہے۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ تقلید میں ہی خیر ہے۔

ظہیر۔لو۔لگے تھے تقلید کے جراثیم نکالنے اور خود اپنے لیے چن لیے۔

صدیق۔لگتا ہے کہ ہر تقلید کے جراثیم بیماری والے نہیں ہوتے بلکہ طاقت والے بھی ہوتے ہیں شاید یہ وہی ہیں۔

استاد زبیر۔یار خیال تو مجھے بھی بار بار یہی آرہا ہے چلو ہم تقلید کا نام تو نہیں لیتے بلکہ ہم یہ لکھ دیتے ہیں ''ساری صحیح حدیثوں کو سلف صالحین کے فہم کی روشنی میں مدنظر رکھنا ضروری ہے'' (الحدیث ۴۶/۴۶)

باقی امام ابوحنیفہ کی علی الاعلان تقلید۔۔۔ یہ سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا ہوگا اس فیصلے کو اگلے اجلاس تک ملتوی کرتے ہیں۔

ظہیر۔دوستو! باتیں آہستہ کرو۔آج کل میڈیا کا زور شور ہے۔اگر ہماری یہ اجلاس کی کارروائی کسی اخبار میں آ گئی تو ہماری ذلت اس سے بڑی کیا ہوگی؟

استاد زبیر۔آج کے اجلاس کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچنا چاہتی ہے ہاں اس کا تذکرہ کسی سے نہیں کرنا۔بلکہ اس کو اپنے راز میں رکھنا ہے۔

صدیق۔وہ راز کہاں سے اور کتنے کا ملے گا؟ جس میں ہم یہ کارروائی رکھیں گے۔

استاد زبیر۔ارے! راز میں رکھنے سے مراد دل میں چھپانا ہے۔

چلو۔اب ہر کوئی چپکے سے اپنے اپنے گھر چلا جائے۔

اوکے۔۔۔بائے بائے!!!

عقیدہ حیات النبی ﷺ پر طریقہ گفتگو

(مولانا نور محمد قادری تونسوی)

برادران اسلام! اگر کسی صاحب کو مذکورہ بالا موضوع پر منکرین حیات النبی ﷺ پر گفتگو کرنے کا موقع میسر آئے تو اصول مناظرہ کے مطابق موضوع مناظرہ، شرائط مناظرہ ، اور ثالث مناظرہ طے کر لینے چاہیں۔ اور اسکے ساتھ ساتھ ہر فریق کے لئے ضروری ہے کہ وہ عقیدہ حیات النبی ﷺ کے متعلق اپنا نظریہ صاف صاف لفظوں میں بڑی وضاحت اور صراحت کے ساتھ تحریر کردے اور اس میں کسی قسم کا ابہام اور اجمال نہ آنے پائے۔ جہاں تک تعلق ہے علماء اہل السنۃ والجماعۃ دیوبند کے نظریہ کا تو ان حضرات کا عقیدہ تو وہی ہے جو المہند علی المفند یعنی عقائد علماء دیوبند، تسکین الصدور، مقام حیات وغیرہ کتب میں بڑی صراحت کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ جس کا خلاصہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کی فیصلہ کن تحریر میں بھی آگیا ہے کہ........

ہمارے اکابر حضور اکرم ﷺ کو برزخ (قبر شریف) میں جسد دنیوی کے ساتھ زندہ مانتے ہیں آپ کی روح اقدس کا آپ کے جسد اطہر سے ایسا تعلق ہے جس کی کہنہ اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ آپ ﷺ اس حیات کی وجہ سے زائرین کا سلام سنتے ہیں اور دور سے پڑھا جانے والا درود وسلام بذریعہ ملائکہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا جاتا ہے"۔

جب کہ عصر حاضر کے معتزلہ جمہور علماء اسلام کے اس عقیدہ سے منحرف ہو چکے ہیں۔ تو ان پر لازم ہے کہ اپنا عقیدہ اور موقف واضح کریں۔ اگر وہ لوگ یوں لکھ دیتے ہیں کہ "ہم حضور اکرم ﷺ کی حیات برزخی کے قائل ہیں یا آپ ﷺ کو جنت میں اعلی علیین میں زندہ مانتے ہیں۔ یا آپ ﷺ کو رفیق اعلی میں مانتے ہیں" تو یہ انکے عقیدہ کی وضاحت

اگر چہ وہ ثقہ ہی کیوں نہ ہو۔تو ذہبی کی عبارت کا مطلب یہ نکلا کہ ابن عدی اور ابن جوزی کی وجہ سے مجھے اس کو میزان میں ذکر کرنا پڑا اور نہ ثقہ اور حجت ہے میں اس کو میزان میں ذکر نہ کرتا۔اس سے معلوم ہو گیا کہ ابن جوزی کیسے حجت اور ثقہ کو ضعیف کہہ رہے ہیں۔

(۲)۔سبط ابن الجوزی لکھتے ہیں۔

ولیس العجب من الخطیب فانه طعن فی جماعة من العلماء وانما العجب من الجد کیف سلك اسلوبه وجاء بماهو اعظم خطیب سے تو تعجب نہیں ہے اس لئے کہ اس نے علماء کی ایک جماعت پر کلام کیا ہے تعجب تو جد مکرم سے ہے کہ وہ کیسے خطیب کے اسلوب پہ چل پڑے اور اس سے بھی بڑی چیز لے آئے۔ (مراۃ الزمان)

سبط ابن الجوزی یہ محدث فقیہ ابوالمظفر جمال الدین یوسف بن فرغل البغدادی سبط ابن الجوزی ہیں یہ سن ۵۸۱ میں پیدا ہوئے اور ۶۵۴ھ میں وفات پائی ان کی تصنیفات سے الانتصار لامام الائمۃ الاقتصار دو بڑی جلدوں میں اور ''الانتصار والترجیح للمذھب الصحیح'' ہیں۔خود ابن جوزی کے نواسہ کی گواہی یہ بتلا رہی ہے کہ ابن جوزی تشدد میں حد سے گزرنے والے ہیں صاحب البیت ادری بمافیه اور گھر کا حال گھر والا ہی بہتر جانتا ہے۔

(۳)۔ابوبلج کو ضعیف قرار دیا ہے حالانکہ ابن معین نسائی محمد بن سعد دار قطنی نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے (بذل الماعون فی فضل الطاعون)

(۴)۔ابن جوزی لکھتے ہیں لا یصح فیہ میمون بن سیاہ یہ صحیح نہیں ہے اس میں میمون بن سیاہ ہے۔(الموضوعات ۲۶۰ ج ۳)ابن تیمیہ کہتے ہیں "قلت اخرج له البخاری والنسائی وقال ابو حاکم الرازی ثقه وحسبك بهولاء الثلاثة" میں کہتا ہوں اس کی حدیث بخاری اور نسائی نے لی ہے ابو حاکم رازی کہتے ہیں ثقہ ہے تجھے یہ تین کافی ہیں (تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ لابن عراق ۲/ ۳۸۴ مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ۶/ ۲۴۵)

(۵)۔ حافظ ذہبی میزان میں جعفر بن حیان العطاردی کے ترجمہ میں فرماتے ہیں ما رایت احدا سبق ابن الجوزی الی تلینه بوجه وانما اوردته لیعلم انه ثقة وسلم من قال وقیل ۔ میں نے کسی کو نہیں دیکھا جس نے ابن جوزی سے اس کی تضعیف میں اس وجہ سے سبقت کی ہو میں نے اس کو صرف اس وجہ سے ذکر کیا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ ثقہ ہے اور یہ قال اور قیل سے سالم ہو جائے نیز ذہبی لکھتے ہیں وثقه احمد و ابو حاکم وقال النسائی لیس به بائس احمد اور ابو حاکم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور نسائی نے لا باس بہ کہا ہے (میزان الاعتدال ج ۱ ص ۴۱۰) معلوم ہوا کہ ابن جوزی جرح جلدی کر دیتے ہیں۔

(۶)۔حافظ ذہبی میزان میں الحسن بن عمرو بن سیف العبدی کے ترجمہ میں فرماتے ہیں کذبه ابن المدینی وقال البخاری کذاب نقل ذالك ابن الجوزی ولم اجده فی الضعفاء للبخاری ابن مدینی نے اس کی تکذیب کی ہے اور بخاری نے کذاب کہا ہے اس کو ابن الجوزی نے نقل کیا ہے میں نے بخاری کتاب الضعفاء میں

اس کو نہیں پایا۔(میزان الاعتدال ص۵۰۹ ج ۱۱)
نیز ذہبی اس کی توثیق بھی نقل کرتے ہیں رضیه ابن معین وقال ابن عدی لا بائس بــــه ابن معین اس سے راضی تھے اور ابن عدی نے کہا ہے کوئی حرج نہیں۔(ایضاً)
معلوم ہوا ابن جوزی جرح کے اقوال بغیر تحقیق کئے بھی نقل کر دیتے ہیں۔
(۷)۔مورخ محدث عزالدین بن الاثیر اسد الغابہ کے مصنف لکھتے ہیں وقــد ذمــه (احـمـد بن محـمـدالغزالی) ابو الفرج بن الجوزی باشیاء کثیرة منها روایته فـی وعـظـه احـادیـث غیر صحیحة والعجب انه یقدح فیه بهذا وتصانیفه هـوو وعظه محشوبه مملوء منه احمد بن محمد الغزالی کی ابن جوزی نے بہت ساری چیزوں کی وجہ سے مذمت کی ہے ان میں سے یہ بھی ہے کہ ان کی وعظ میں غیر صحیح احادیث بھی ہوتی ہیں تعجب ہے ابن جوزی پر کہ وہ اس وجہ سے جرح کر رہے ہیں حالانکہ ان کی اپنی کتب اور اپنا وعظ ان سے بھرا ہوتا ہے۔

(۸)۔ ابـن جـوزی لا یصح لا یثبت لیس بصحیح یہ سب الفاظ بطلان حدیث کیلئے استعمال کرتے ہیں جبکہ دیگر محدثین ابن حجر وزرکش وغیرہ فرق کرتے ہیں ابن جوزی نے ''الموضوعات'' میں تقریباً تین سو دفعہ اسی لفظ کو استعمال کیا ہے جبکہ زرکش اپنے النکت علی ابن صلاح میں اور ابن حجر "الـقـول المسدد فی الذب عن مسند احمد" میں فرق کرتے ہیں۔

(۹)۔ابن جوزی کی ''الموضوعات'' پر علامہ سیوطی نے تعاقب آپ نے تمام عمر طلب علم اور اشاعت علم میں گزار دی۔آپ اپنی کتاب معرفۃ السنن والآثار میں لکھتے ہیں ''سب سے پہلے جب میں نے طلب کی ابتداء کی تو میں رسول اللہ کی احادیث لکھا

کرتا تھا اور صحابہ کے آثار کو جمع کرتا تھا میں ان کو ان کے حاملین سے سنتا تھا اور حفاظ سے ان کے رواۃ کے احوال کی معرفت حاصل کرتا تھا صحیح اور ضعیف مرفوع اور موقوف موصول اور مرسل کی تمیز میں محنت کرتا تھا'' کتب مصنفہ میں میری عادت صحیح احادیث پر اقتصاء کرنے کی ہے اور صحیح اور غیر صحیح میں تمیز کرنے کی ہے تا کہ اہل السنّت ان پر اعتماد کریں''۔

بیہقی کے بارے میں علماء کی آراء

☆ امام ذہبی فرماتے ہیں اگر امام بیہقی اپنی وسعت علمی کی بناء پر خود اجتہاد کر کے اپنے اس اجتہاد پر عمل کرتے تو اس پر قادر تھے۔

☆ ابن ناصر کہتے ہیں وہ اپنے زمانے میں یکتا تھے اور حافظ اور تقویٰ اور ثقاہت کے اعتبار سے اپنے تمام اہل زمانہ میں ممتاز تھے۔

☆ ابن جوزی کہتے ہیں وحفظ اتقان حسن تصنیف علوم حدیث اور علوم فقہ اور علوم اصول کو جمع کرنے میں اپنے زمانہ میں منفرد تھے حافظ ابو عبداللہ حاکم نیشاپوری کے شاگردوں میں سے تھے اور آپ کی بہت ساری عمدہ تصانیف ہیں۔

☆ سمعانی کہتے ہیں وہ حافظ فقیہ اور امام تھے اور حدیث اور فقہ کی معرفت کے جامع تھے۔

☆ ابن اثیر کہتے ہیں وہ مذہب شافعی میں حدیث اور فقہ کے امام تھے۔

☆ ابن تیمیہ کہتے ہیں بیہقی اصحاب شوافع میں سب سے زیادہ علم حدیث والے تھے اور مذہب شافعی کے مددگار تھے۔

☆ سلطان المحدثین ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں وہ حافظ فقیہ اصولی زاہد متقی اور امام جلیل تھے اور حاکم نیشاپوری کے اصحاب میں سب سے بلند تھے۔

اکاذیبِ غیر مقلدین (زبیر علی زئی کے مزید دس جھوٹ)

از۔۔فضیلۃ الشیخ علامہ عبدالغفار ذہبی صاحب مدظلہ (سابق غیر مقلد)

علی زئی جھوٹ نمبر ۴۱۔علی زئی غیر مقلد لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں۔(تعاقب امین اوکاڑوی للعلیزئی ص ۳۸)

(تبصرہ)۔امام حارث بن اسد المحاسبی م ۲۴۳ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے ان کو (الزاہد المشہور صاحب التصانیف مقبول قرار دیا ہے تقریب لابن حجر ج۱ص ۱۷۲)نے تقلید محمود و تقلیدی ایمان کو صحیح اور مقلد کو مسلمان مومن قرار دیا ہے مثلاً قال الامام ابو منصور' قال اصحابنا کل من اعتقد ارکان الدین تقلیدا من غیر معرفة بادلتها ننظر فیه الی ان قال اختلف فیه اصحابنا فمنهم من کان هو مومن وحکم الاسلام له الی ان قال وبه قال المتقدمین من متکلمی اهل الحدیث کعبدالله بن سعیدٌ والحارث المحاسبی الخ (اصول الدین لابی منصور ص ۲۸۱ ونحوہ فی التقریر والتحبیر لابن الحاج ج ۳ ص ۴۳۶ وغیرھما) یہ علی زئی غیر مقلد کذاب کا امام حارث بن اسد المحاسبی جیسے محدث و زاہد امام پر سفید جھوٹ ہے۔

علی زئی جھوٹ نمبر ۴۲۔علی زئی غیر مقلد لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں۔(تعاقب امین اوکاڑوی للعلیزئی ص ۳۸)

(تبصرہ)۔امام عبداللہ بن سعید جو کہ مشہور امام ہیں نے تقلید محمود و تقلید ایمان کو صحیح اور مقلد کو مومن قرار دیا ہے مثلاً قال الامام ابو منصور' قال اصحابنا کل من اعتقد ارکان الدین تقلیدا من غیر معرفة بادلتها ننظر فیه الی ان قال اختلف فیه اصحابنا فمنهم من کان هو مومن وحکم الاسلام له الی ان قال وبه قال

المتقدمين من متكلمي اهل الحديث كعبدالله بن سعيدٌ والحارث المحاسبي الخ (اصول الدین لابی منصور ص ۲۸۱ ونحوہ فی التقریر والتحبیر لابن الحاج ج ۳ ص ۴۳۶) فلھذا یہ علی زئی دجال کا امام عبداللہ بن سعید پر سیاہ جھوٹ ہے

تنبیہ لفظ متکلمی اھل الحدیث والمتقدمین سے واضح ہے کہ متقدمین اہل الحدیث تقلید کو صحیح کہتے تھے مگر یہ ملکہ وکٹوریہ کی رضائی اولا د اس کو شرک وحرام قرار دیتی ہے گویا ان کے فتوؤں کی وجہ سے متقدمین اہل الحدیث یعنی محدثین مشرک ہیں۔

علی زئی جھوٹ نمبر ۴۳۔ علی زئی غیر مقلد لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں۔ (تعاقب امین اوکاڑوی للعلیزئی ص ۳۸)

(تبصرہ)۔ امام حسین بن علی الکرابیسی م ۲۴۵ھ ائمہؒ نے ان کو (الفقیہ صاحب الشافعی صدوق فاضل قرار دیا ہے تقریب ج ۱ ص ۲۱۷) نے تقلید محمود و تقلیدی ایمان کو صحیح اور مقلد کو مومن مسلمان قرار دیا ہے مثلاً قال الامام ابو منصور' قال اصحابنا کل من اعتقد اركان الدين تقليدا من غير معرفة بادلتها ننظر فيه الى ان قال اختلف فيه اصحابنا فمنهم من كان هو مومن وحكم الاسلام له الى ان قال وبه قال المتقدمين من متكلمي اهل الحديث كعبدالله بن سعيدؒ الی ان قال وابي عبدالله الكرابيسي الخ (اصول الدین لابی منصور ص ۲۸۰ ص ۲۸۱ ونحوہ فی التقریر والتحریر لابن الحاج ج ۳ ص ۴۳۶) فلھذا علی زئی کذاب کا امام حسین بن علی کرابیسی جیسے فقیہہ ومحدث پر سفید ہی نہیں بلکہ سیاہ ترین جھوٹ ہے۔

علی زئی جھوٹ نمبر ۴۴۔ علی زئی غیر مقلد لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں۔ (تعاقب امین اوکاڑوی للعلیزئی ص ۳۸)

(تبصرہ)۔امام بخاریؒ م ۲۵۶ھ یہ صحاح ستہ کے مشہور امام ومحدث ہیں ائمہؒ نے ان کو ثقہ بالاجماع قرار دیا ہے فانظر (سیر اعلام النبلاء وتذکرۃ الحفاظ والعبر الذہبی وتہذیب وتقریب لابن حجر وغیرھا) نے اپنی جامع صحیح میں امتیوں یعنی صحابہؓ وتابعینؒ و فقہاءؒ کے اقوال بغیر مطالبہ دلیل تقلیداً قبول واخذ کیے ہیں دیکھئے (صحیح بخاری) فلھذا علی زئی دجال کا امام بخاریؒ جیسے امام ومحدث پر سیاہ ترین جھوٹ ہے۔تنبیہ جو خود تقلید کرتا ہو وہ مسلمانوں کو کیسے منع کرے گا۔

علی زئی جھوٹ نمبر ۴۵۔علی زئی غیر مقلد لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں۔(تعاقب امین اوکاڑوی للعلیزئی ص ۳۸)
(تبصرہ)۔امام مسلم بن الحجاج النیسابوریؒ م ۲۶۱ھ یہ صحاح ستہ کے مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو ثقہ حافظ امام مصنف عالم الفقہ قرار دیا ہے اور یہ ثقہ بالاجماع ہیں فانظر (تقریب لابن حجر ج ۲ ص ۱۷۸ وسیر اعلام النبلاء وتذکرۃ الحفاظ والعبر للذھبی) نے اپنی صحیح میں امتیوں یعنی صحابہؓ وتابعینؒ وفقہاء کے اقوال بغیر مطالبہ دلیل تقلیداً قبول و اخذ کیے ہیں دیکھئے (صحیح مسلم) فلھذا یہ علی زئی کذاب کا امام مسلم نیسابوری جیسے محدث وامام پر سیاہ ترین جھوٹ ہے۔

علی زئی جھوٹ نمبر ۴۶۔علی زئی غیر مقلد لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں۔(تعاقب امین اوکاڑوی للعلیزئی ص ۳۸)
(تبصرہ)۔امام ابوداؤدؒ م ۲۷۵ھ یہ صحاح ستہ کے مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو (ثقہ حافظ مصنف السنن ومن کبار العلماء قرار دیا ہے تقریب ج ۱ ص ۳۸۲) یہ ثقہ بالاجماع ہیں نے اپنی کتاب السنن والمراسیل میں امتیوں کے یعنی صحابہؓ وتابعینؒ وفقہاء کے

اقوال بغیر مطالبہ دلیل تقلیداً قبول و اخذ کیے ہیں دیکھئے (الصحیح والسنن لابی داؤد والمراسیل لابی داؤد وغیرہ) فلھذا علی زئی دجال کا امام ابوداؤدؒ جیسے امام ومحدث پر سیاہ ترین جھوٹ ہے۔

علی زئی جھوٹ نمبر ۴۷۔ علی زئی غیر مقلد لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں۔ (تعاقب امین اوکاڑوی للعلیزئی ص ۳۸)

(تبصرہ)۔ امام ترمذیؒ م ۲۸۹ھ یہ صحاح ستہ کے مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو (صاحب الجامع احد الائمہ ثقہ حافظ قرار دیا ہے (تقریب ج ۲ ص ۱۲۱) یہ ثقہ بالاجماع ہیں نے اپنی جامع السنن میں امتیوں یعنی صحابہؓ وتابعین وفقہاء کے اقوال بغیر مطالبہ دلیل تقلیداً قبول واخذ کیے ہیں فلھذا علی زئی کذاب کا امام ترمذیؒ جیسے امام و محدث پر سفید جھوٹ ہے۔

علی زئی جھوٹ نمبر ۴۸۔ علی زئی غیر مقلد لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں۔ (تعاقب امین اوکاڑوی للعلیزئی ص ۳۸)

(تبصرہ)۔ امام حسین بن فضل البجلیؒ یہ ائمہ محدثین میں سے ہیں نے تقلید محمود وتقلیدی امام کو صحیح اور مقلد کو مومن مسلمان قرار دیا ہے مثلاً قال الامام ابو منصور، قال اصحابنا کل من اعتقد ارکان الدین تقلیدا من غیر معرفة بادلتها ننظر فیه الی ان قال اختلف فیه اصحابنا فمنهم من کان هومومن وحکم الاسلام له الی ان قال وبه قال المتقدمین من متکلمی اهل الحدیث کعبدالله بن سعیدًالی ان قال والحسین بن الفضل البجلیؒ الخ (اصول الدین لابی منصور ص ۲۸۰ ص ۲۸۱ ونحوہ فی التقریر والتحبیر لابن الحاج ج ۳ ص ۴۳۶ وغیرھما) فلھذا علی

زئی دجال کا امام حسین بن الفضل البجلیؒ جیسے امام پر سیاہ ترین جھوٹ ہے۔
علی زئی جھوٹ نمبر ۴۹۔ علی زئی غیر مقلد لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں۔ (تعاقب امین اوکاڑوی للعلیزئی ص ۳۸)
(تبصرہ)۔ امام ابو العباس القلانسیؒ یہ مشہور امام و محدث ہیں نے تقلید محمود و تقلیدی امام کو صحیح اور مقلد کو مومن مسلمان قرار دیا ہے مثلاً قال الامام ابو منصور، قال اصحابنا کل من اعتقد ارکان الدین تقلیدا من غیر معرفة بادلتها ننظر فیه الی ان قال اختلف فیه اصحابنا فمنهم من کان هو مومن وحکم الاسلامله الی ان قال وبه قال المتقدمین من متکلمی اهل الحدیث کعبدالله بن سعیدؒ الی ان قال وابی العباس القلانسیؒ الخ (اصول الدین لابی منصور ص ۲۸۰ ص ۲۸۱ ونحوه فی التقریر والتحبیر لابن الحاج ج ۳ ص ۴۳۶ وغیرهما) فلهذا علی زئی کذاب کا امام ابو العباس القلانسیؒ جیسے امام اور محدث پر سفید جھوٹ ہے۔
علی زئی جھوٹ نمبر ۵۰۔ علی زئی غیر مقلد لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں۔ (تعاقب امین اوکاڑوی للعلیزئی ص ۳۸)
(تبصرہ)۔ امام ابو العباس ابن سریج الشافعیؒ م ۳۱۳ھ یہ مشہور امام و محدث شافعی المذہب اور صاحب المسند ہیں نے تقلید محمود کو جائز قرار دیا ہے اور خود مقلد شافعی ہے مثلاً قال الامام ابن سریج الشافعیؒ۔ یجوز تقلید الاعلم اذا تعذر علیه وجه الاجتهاد الخ (التقریر والتحبیر لابن الحاج ج ۳ ص ۴۱۹ والاحکام فی اصول الاحکام للآمدی ج ۴ وغیرهما) فلهذا علی زئی دجال کا امام ابن سریج الشافعیؒ جیسے امام و محدث و مقلد الشافعی پر سیاہ ترین جھوٹ ہے۔ لعنة الله علی الکذبین

مماتیوں کی حقیقت مناظرے میں کھلی

تحریر مولانا محمد امجد سعید صاحب لاہور

گذشتہ دنوں اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پنجاب کے امیر جناب مولانا عبداللہ عابد صاحب میلسی سے ایک ہفتہ کے لئے لاہور کے دورے پر تشریف لائے' ان کے ولولہ انگیز اور علمیت سے معمور بیانات لاہور کے مختلف علاقوں میں سنوائے گئے کئی مقامات پر اختلافی موضوعات پر انفرادی و اجتماعی گفتگو بھی ہوئی اور الحمدللہ سننے والے قائل ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ لاہور کے اس دورے کے بعد مولانا عبداللہ عابد اور اتحاد اہل السنۃ کے دیگر ذمہ داروں نے ''سکھیکی'' کا سفر کرنا تھا۔ یہ چھوٹا سا شہر شیخوپورہ سے چنیوٹ جاتے ہوئے راستے میں آتا ہے۔ اس علاقے میں مماتی حضرات کی کثرت ہے اس لئے بہت سارے اہل السنۃ والجماعۃ کے سادہ لوح افراد کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں سکھیکی کے ایک رہائشی جناب عابد ظہور صاحب جو معروف نعت خواں ہیں' اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں پر اثر کلام پڑھتے ہیں گاہے بگاہے اپنا شاعری مجموعہ تیار کر کے عوام الناس کو بھی اس سے مستفیض کراتے رہتے ہیں اس پر مستزاد یہ کہ حضرت اقدس سید نفیس الحسینی رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت میں بھی کافی عرصہ گزارا ہے۔ بھائی ظہور عابد صاحب کی دعوت پر 2 جنوری' 2008ء بروز جمعتہ المبارک کو چار گاڑیوں پر مولانا عبداللہ عابد' مولانا علامہ عبدالغفار ذہبی' مولانا محمد آصف ملتانی' مولانا عبدالشکور حقانی لاہور' مولانا آصف لاہوری' مولانا اللہ دتہ بہاولپوری اور راقم الحروف سمیت دیگر بہت سے علمائے کرام وطلبائے عزیز پر مشتمل یہ قافلہ حق سکھیکی کی طرف روانہ ہوا۔ سکھیکی کے

اس شاعر کو مماتی حضرات نے چیلنج کر رکھا تھا کہ تمہاری دعوت پر ہمارے ساتھ مناظرہ کرنے کیلئے کوئی بھی نہیں آ سکتا اور نہ ہی تیرا ساتھ دینے کیلئے یہاں کوئی جمع ہوگا مماتیوں کی طرف اس چیلنج کا جواب دینا اہل حق پر لازم تھا اس لئے لاہور سے چار گاڑیاں اور بیس کے قریب طالب علم جبکہ 87 چک سرگودھا مناظر اسلام مولانا محمد الیاس گھمن صاحب کے مدرسہ ''مرکز اہل السنۃ والجماعۃ (جہاں اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کی طرف سے فارغ التحصیل علما کرام کو ایک سالہ تخصص فی التحقیق والدعوۃ کورس کروایا جاتا ہے) سے 20 کے قریب طلبا کرام اپنے اپنے خرچہ پر مماتیوں کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے سکھیکی پہنچنے میں کامیاب ہوگئے چنانچہ علمائے حق کی سرپرستی میں جب یہ قافلہ مغرب کے وقت سکھیکی پہنچا تو وہاں کے تبلیغی مرکز میں نماز مغرب ادا کی پھر شاعر اسلام عابد ظہور صاحب کی رہبری میں ان کے گھر پہنچے آٹھ بجے مماتی حضرات نے آنا تھا اس لئے ہم نے ان کے آنے سے قبل ہی باجماعت نماز ادا کی اور کھانے سے فارغ ہوکر مماتیوں کے انتظار میں بیٹھ گئے تھوڑے انتظار کے بعد مماتی ٹولہ تشریف لے آیا لیکن آتے ہی برہم ہوگیا کیونکہ ان کی توقع کے خلاف بھائی ظہور صاحب کے چھوٹے سے گھر میں علمائے حق اور ان کے پرستاروں کا بے پناہ ہجوم تھا درحقیقت یہ مجمع باقاعدہ مہم کے تحت جمع نہیں ہوا تھا بلکہ بغیر دعوت کے ہی آ گیا تھا شاید اللہ تعالیٰ مماتیوں کے چیلنج کا جواب دینا چاہتے تھے وگرنہ بھائی عابد ظہور صاحب نے تو کھلے عام کسی کو بھی دعوت مناظرہ نہ دی تھی وہ تو صرف اپنے والد صاحب کو عقیدہ حیات النبی ﷺ سمجھا کر اہل حق کے قافلہ میں شامل کرنا چاہتے تھے اور اسی کاوش کا یہ عملی قدم تھا جو آج انہوں نے اپنے گھر سجایا۔ دوسرے حضرات تو سنتے سناتے جمع ہو گئے تھے' ان کو باقاعدہ دعوت نہ دی گئی تھی۔ مگر آنے والے ''مماتی حضرات'' نے

آتے ہی غصے کا اظہار کرتے ہوئے ایک ایسی شرط رکھ دی جس سے ان کی حقیقت سب کے سامنے طشت از بام ہوگئی وہ شرط یہ تھی کہ جتنے بھی زائد لوگ آپ کے گھر میں آئے ہیں ان سب کو باہر نکالو' تب ہم مناظرہ کریں گے یہ ایک غلط اور بے جا شرط تھی حالانکہ دلائل سے بات کرنے والوں کی راہ میں کثرت وقلت کبھی رکاوٹ نہیں بنتی آخر کار گیارہ گیارہ آدمیوں کے بیٹھنے کو منظور کرلیا گیا اور اکابرین علماء کے ایک اشارے پر آنے والے تمام طلباء بخوشی واپس چلے گئے افسوس کہ اس جھگڑے میں ڈیڑھ دو گھنٹے ضائع ہوئے خیر اللہ اللہ کر کے مناظرہ شروع ہوا دونوں طرف سے صدر مناظرین کی بحث اتنی طویل ہوئی کہ دو گھنٹے شرائط طے کرنے میں ہی گزر گئے ان شرائط میں مماتی حضرات نے اپنا جو عقیدہ اور نظریہ لکھا وہ بحمدللہ تعالیٰ آج بھی ہمارے پاس محفوظ ہے اس میں ان کے صدر مناظر جناب مولوی محمد صدیق آف خانقاہ ڈوگراں منتخب ہوئے تھے' یہ صاحب نوجوانانِ توحید وسنت پنجاب کے اپنے آپ کو ذمہ دار کہتے تھے' ان کے ساتھ بھی جمعیت اشاعۃ التوحید والسنۃ کے بڑے بڑے عہدیدار موجود تھے اور علمائے حق کی طرف سے صدر مناظر مولانا آصف صاحب آف ملتان تھے۔ مولانا محمد آصف ملتانی صاحب نے علمائے حق کی طرف سے موضوع بحث متعین کرتے ہوئے واضح کیا کہ ہمارے اس مناظرے کا موضوع ہے ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کا دنیاوی جسد کے ساتھ تعلق ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے روضہ مبارک میں ایسی حیات حاصل ہے جو دنیا سے کہیں زیادہ بہتر وفوق ہے''۔ جب کہ مولوی محمد صدیق صاحب نے جمعیت اشاعۃ التوحید والسنۃ کی طرف سے اپنا عقیدہ کی اس طرح صراحت کی کہ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک علیین میں جنت کے اندر ہے اور اس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر

مبارک میں جسم سے کوئی تعلق نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد (نعوذ باللہ) مردہ پڑا ہے''۔ مماتی عالم نے جب یہ عقیدہ اپنی جماعت کی طرف سے لکھ کر دیا تو ان کے گیارہ کے گیارہ آدمیوں میں سے، جن میں سات عالم اور دیگر طالب علم بیٹھے تھے، کسی نے بھی انکار نہ کیا۔ بلکہ سب کے سب اسی عقیدہ کے اثبات پر مناظرہ کیلئے ڈٹ گئے۔ مماتیوں کے اس عقیدہ کو سن کر ایک لمحہ کیلئے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور میرے ساتھ بیٹھے ہوئے ہمارے لاہور کے مناظر مولانا محمد آصف لاہوری نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا ''کتنے افسوس کا مقام ہے کہ یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی ہستی کے بارے میں کیسا غلط عقیدہ اپنا کر مناظرہ کیلئے آئے ہیں'' حیرت کی بات یہ ہے کہ عوام الناس کے سامنے جمعیت اشاعۃ والتوحید والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنا یہ عقیدہ کبھی بھی ظاہر نہیں کرتے۔ اس سلسلے میں یہ حضرات شیعوں سے بھی زیادہ ''تقیہ'' کی راہ اپناتے ہیں ہمارے یہاں ہربنس پورہ کے قریب مولوی حنیف سومرو صاحب کا بھی یہی حال ہے انہوں نے جمعیت علمائے اسلام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کر کے عوام الناس کو گمراہ کرنے کا پروگرام بنایا ہوا ہے لیکن ان شاء اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ایسے جبہ پوشوں کے ذریعے کبھی بھی متزلزل نہیں ہونے دیا جائے گا اور نہ ہی کسی مماتی کے اس معتزلی عقیدے کو علمائے دیوبند کا نام لے کر اہل السنّت والجماعت میں پھیلنے دیا جائے گا۔

غیر مقلدین اور مماتی حضرات اس عقیدے میں ایک ہی ذہن کے مالک ہیں، اس لئے ان ہر دو فریقوں سے اس معاملے میں بحث ہوتی رہتی ہے ہماری طرف سے علمائے حق عقیدۂ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دلائل دیتے ہیں جب کہ غیر مقلدوں اور مماتیوں کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ روضۂ مبارک میں

''بالکل مردہ'' ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت سے نوازے۔اس مناظرے میں الحمدللہ ہمارے مناظر مولانا عبداللہ عابد صاحب نے قرآن وسنت، ائمہ مفسرین کے حوالے سے خوب دلائل واضح کئے، جب کہ مماتیوں کے مناظر مولوی محمد اسلم تارڑ صاحب نے کوئی ایسی دلیل پیش نہ کی جو صراحتہً ان کے دعوے پر دلالت کرتی ہو۔ ہمارا یہ مناظرہ نماز فجر تک جاری رہا۔درمیان میں ''توں توں میں میں'' کا شوروغل اور کبھی کبھی مماتیوں کی طرف سے بے اصولی پر ایک طوفان بدتمیزی بھی کھڑا ہو جاتا لیکن جس مقصد کے لئے گئے تھے، الحمدللہ وہ مقصد پورا ہو گیا۔ جناب عابد ظہور صاحب کے والد اس مسئلہ کی حقیقت سمجھ کر عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل ہو گئے اس لئے ہمیں یہ کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں ہوتا کہ علمائے حق کا پلڑا بھاری رہا اس مناظرے میں باقاعدہ سی ڈیز محفوظ ہیں جو کہ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کے مرکز مدرسہ مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا میں موجود ہیں اور مجلّہ قافلہ حق میں درج ذیل پتہ سے حاصل کی جاسکتیں ہیں اور ہماری جماعت اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کے دفتر ''اتحاد ریسرچ سنٹر'' اچھرہ لاہور سے ہر ایک کو باآسانی دستیاب ہوسکتی ہیں ان سی ڈیز کو لے کر ہر منصف مزاج آدمی مماتیوں کے عقیدہ کی حقیقت کو پرکھ سکتا ہے اور اس مناظرے کے حق کو بھی بخوبی سمجھ سکتا ہے یاد رکھیں کہ عقیدۂ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے اور اسی کے قائل جمہور اہل السنۃ والجماعۃ بھی ہیں اس عقیدے کی ایک جھلک آپ بھی ملاحظہ فرمالیں تاکہ کوئی بھی آپ کو گمراہ نہ کر سکے۔ چنانچہ وہ عقیدہ یہ ہے کہ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضہ مبارک کے اندر بتعلق روح جسد اصلی کے ساتھ عالم برزخ میں اس دنیا کی زندگی سے کئی گنا اعلیٰ وارفع زندگی گزار رہے ہیں اور یہ بات ذہن نشین

فرمالیں کہ قبر عالم برزخ ہی کا ایک حصہ ہے۔اہل السنۃ والجماعۃ کا یہ اجماعی مسئلہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضئہ مبارک پر حاضر ہونے والوں کے صلوٰۃ و سلام کو خود سنتے بھی ہیں جب کہ دور سے پڑھنے والوں کا درود وسلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا جاتا ہے''۔

اس عقیدہ کی حقیقت جاننے کیلئے دو کتابیں اپنے ذاتی مطالعہ میں رکھیں، ایک کتاب تو امام اہل السنۃ شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب مدظلہ کی ہے اس کا نام ''تسکین الصدور'' ہے اور دوسری کتاب علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب، پی ایچ ڈی لندن کی ہے جس کا نام ''مقامِ حیات'' ہے اور ان کتابوں کے علاوہ عام مردوں حیاتِ برزخی اور احوال قبور کے متعلق جاننے کیلئے حضرت شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر صاحب کی کتاب ''سماعِ موتی'' کا مطالعہ کریں۔ان علمی، مدلل، پرمغز اور علمائے دیو بند کی تصدیق شدہ کتابوں کے مطالعہ سے حیات انبیائے کرام علیہم السلام اور عام اموات کے احوال قبور کی حقیقی صورت حال ان شاء اللہ کھل کر آپ کے سامنے آ جائے گی۔ان کتب کے مطالعہ سے ایک بڑا فائدہ تو یہ ہوگا کہ آپ کو علمائے اہل السنۃ والجماعۃ اور اہل حق کے عقائد ونظریات کا صحیح ادراک ہو جائے گا اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ مماتی ٹولہ کے فتنہ سے بھی آپ کو آگاہی حاصل ہو جائے گی۔ اس کے بعد آپ مماتیوں کے عقلی اور غیر شرعی ڈھکوسلوں سے بچ کر اپنی فہم وفراست کو شریعت کے تابع کرلیں گے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام باطل قوتوں سے ہمیں روشناس کروا کر اہل حق کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔آمین یارب العالمین!!

ایک یقینی دشنام طراز کے جواب میں

(دوسری قسط)

(فضیلۃ الشیخ علامہ عبدالغفار ذہبی صاحب مدظلہ سابق غیر مقلد)

(مثال نمبر۲) علی زئی دجال حقیقتاً وندیم ظہیر غیر مقلد مجازاً لکھتا ہے کہ حصین بن الواسطی ایک راوی ہیں جن کے بارے میں حافظ ابن حجر لکھتے ہیں وفی ا حدیثاً واحداً تابعہ علیہ عندہ ھشیم ومحمد بن فضیل اور امام بخاری نے اس سے کتا الطب میں ایک حدیث روایت کی ہے جس میں اس کی صحیح بخاری میں ھشیم اور محمد فضیل نے متابعت کی ہے (ہدی الساری ص ۳۹۸) نیز دیکھیے صحیح بخاری کتا الطب بان من لم یرق حدیث۵۷۵۲اس باب میں حصین بن نمیر کی روایت کے دوسری کوئی روایت نہیں ہے لہذا یہ کہنا کہ متابعت والی روایات باب میں اصالۃ روایت کے بعد ہی ہوتی ہے لاعلمی دھوکہ اور مردود بات ہے۔

(الحدیث نمبر۴۰ص۶۱)

(جواب اول) من طریق حصین بن نمیر عن حصین بن عبدالرحمٰنؒ الخ (بخاری ص ۸۵۶ کتاب الطب باب من لم یرق ط کراتشی وص۱۴۹۱ رقم ۵۷۵۲ ط الریاض رہے یہی حدیث من طریق حصین بن نمیر بخاری ج۱ص ۴۸۴ کتاب الانبیاء باب موسی علیہ السلام وذکرہ بعدط کراتشی ص ۸۷۲رقم ۳۴۱۰ ط الریاض پر بھی موجود ہے دونوں مقام پر امام بخاریؒ نے اصالۃً ومتابعۃً کی کوئی تصریح نہیں فرمائی اور اسی من طریق ھشیم عن حصین الخ بخاری ج۲ص ۹۶۸ ط کراتشی وص ۵۴۸ رقم ۵۴۱

الریاض اور من طریق ابن فضیل قال حدثنا حصین الخ بخاری ج ۱ ص ۴۸۴ ط کراتشی وج ۲ ص ۸۵۰ ط کراتشی وص ۸۷۴ رقم ۵۷۹۵ ط الریاض وج ۱ ص ۹۶۸ ط کراتشی وص ۵۴۸ رقم ۶۵۴۱ ط الریاض پر موجود ہے مگر امام بخاریؒ نے ان مقامات پر اصالۃً و متابعۃً کی کوئی تصریح نہیں فرمائی اور یہی حدیث من طریق شعبہ قال سمعت حصین بن عبدالرحمٰن الخ بخاریؒ ج ۲ ص ۹۵۸ باب ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ کتاب الرقاق ط کراتشی ص ۵۴۳ رقم ۶۴۷۳ ط الریاض پر موجود ہے مگر حافظ ابن حجر العسقلانی نے شعبہ کے طریق کو ذکر نہیں فرمایا اور ھشیم ومحمد بن فضیل کا متابعت میں ذکر کیا ہے کما مرہ یہ حافظ ابن حجر کا اپنا گمان ہے جو بلا دلیل ہے کیا امام بخاریؒ م ۲۵۶ نے حافظ ابن حجر م ۸۵۲ ھ کو ٹیلی فون کیا تھا کہ آپ کو اجازت ہے ھشیم ومحمد بن فضیل کو حصین بن نمیر کا متابع قرار دینا اور شعبہ کے طریق کو ذکر نہ کرنا جبکہ امام بخاریؒ کا اپنا قائدہ یہ ہے کہ جو راوی و روایت اصالۃً ہے وہی متابعۃً بھی ہے اور جو راوی و روایت متابعۃً ہے وہی اصالۃً بھی ہے کما ذکرہ تقدم لہذا علی زئی کذاب دجال اور ندیم ظہیر کذاب غیر مقلد نے جو اصول بیان کیا ہے مثلاً نمبر ا۔ اصول میں ۲۔ شواھد ومتابعات میں اسی اصول کی وجہ سے کسی راوی کو اصالۃً ومتابعۃً مقید کرنا امام بخاری کے قاعدہ وضابطہ کے خلاف ہے جو مردود ہے۔

چیلنج۔۔۔علی زئی دجال خصوصاً اور ندیم ظہیر عموماً امام بخاریؒ سے سند صحیح کے ساتھ مذکورہ اصول کو پیش کرے ورنہ یہ بخاری شریف پر سیاہ ترین جھوٹ ہے ہم انشااللہ اصالۃً ومتابعۃً کے غلط استعمال سے بڑے وچھوٹے دجال وکذاب کو اعلان رجوع

کرائیں گے بھید کھل جائے گا ظالم تیری قامت درازی کا۔اگر اس طرح طرہ پر پیچ و خم نکلے۔

(جواب ثانی) حدیث مالک بن الحویرث رفع الدین عندالسجود جو من طریق شعبہ عن قتادۃ الخ ثابت ہے دیکھیئے (الصحیح والسنن المجتبی للنسائی ج اص ۱۶۵ باب رفع الیدین للسجود ط کراتشی و ج۔ص۔رقم ط بیروت و بیان الوھم والدایھام لابن القطان ج ۵ ص ۴۱۳ ط بیروت) وتحفۃ الاشراف للممزی ج ۸ ص ۳۳۷ ص ۳۳۸ ط بیروت وفتح الباری علی البخاری لابن حجر ج ۶ ص ۲۸۴ ط کراتشی و فتح الودود لعبدالحق غیر مقلد ص ۶۶ ط عرب و فضل الودود الابی حفص غیر مقلد ص ۲۲ و اثبات رفع الدین لخالد گھر جاکھی غیر مقلد ص ۹۹ وغیرھا مگر حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں شعبہ عن قتادۃؒ کا طریق ذکر نہیں کیا لیکن سید محمد انور شاہ کشمیریؒ سید محمد یوسف بنوریؒ اور احمد شاکر مصریؒ غیر مقلد و عطاء اللہ حنیف غیر مقلد وغیرھم نے بوجہ عدم ذکر شعبہ اس طریق شعبہ کو غلط و تصحیف قرار دیا جو محض گمان فاسد ہے حالانکہ ابن حجر نے تو من طریق ھشام ؒ عن قتادۃ الخ کو بھی ذکر نہیں کیا تو بوجہ عدم ذکر ھشامؒ من طریق ھشامؒ کو بھی غلط و تصحیف قرار دیں گے ہر گز نہیں بالکل اسی طرح حافظ ابن حجر نے اس مقام پر ھشیم و ابن فضیل کے طریق کو ذکر کیا ہے حالانکہ شعبہ کا طریق بھی بخاری ج ۳ ص ۹۵۸ ط کراتشی و ص ۵۴۳ رقم ۶۴۷۳ ط الریاض میں موجود ہے تو کیا عدم ذکر کی وجہ سے شعبہ کے طریق کو غلط و تصحیف قرار دیا جائے گا ہر گز نہیں جبکہ علی زئی نے تصریح کی ہے عدم ذکر نفی ذکر کو مستلزم نہیں نور العینین ص ۵۸ ط ص ۲۰۰۶ء اسی طرح متابعت خواہ باب میں ہو یا پہلے یا بعد یا

پھر کسی اور کتاب میں ہو آپ کے نزدیک متابعت تو متابعت ہی ہوتی ہے جبکہ امام بخاریؒ اپنی صحیح میں اس اصول کے قائل نہیں ان کے نزدیک متابعۃً ہی اصالۃً بھی واصالۃً متابعۃً بھی ہے کما مرہ امام بخاری کے مذھب وقاعدہ واصول کے خلاف علی زئی کذاب کا یہ کہنا کہ صحیح بخاری میں روایوں کی دوطرح کی روایات ہیں۔(۱)۔اصول میں (۲) شواہد ومتابعات میں اور پھر اپنی مرضی ومرزائی الھام کی وجہ سے امام علی بن الجعدؒ وامام ابوبکر بن عیاشؒ کی جملہ مرویات ۳۴ کو متابعات میں مقید وفِکس کردیا ہے جو کہ تحقیقی لحاظ سے بہت بڑا دجل وفریب ہے اور یہ علی زئی وندیم ظہیر دجال کذاب کی لاعلمی اور دھوکہ ہے جس سے یہ کذاب سادہ مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں جناب ندیم ظہیر صاحب اس بات کو خوب ذہن نشین کرلیں آنکھیں بند اگر ہیں تو پھر دن بھی رات ہے اس میں بھلا قصور کیا ہے آفتاب کا۔آپ کے استاد علی زئی دجال نے ڈھٹائی کے ساتھ علی بن الجعدؒ ابوبکر بن عیاشؒ کی تمام روایات صحیح بخاری میں متابعۃً ہونے کی تصریح کرتے ہیں دیکھئے (تعاقب امین اوکاڑوی ص ۶۶ص ۶۷ ونور العینین ص ۱۸۲ الی ۱۸۷ط ۲۰۰۲ء وص ۱۷۶ الی ۱۸۰ط ۲۰۰۴ء

(مثال نمبر۳)۔علی زئی دجال حقیقتاً وندیم ظہیر مجازاً لکھتا ہے کہ امام بخاریؒ صحیح بخاری میں داؤد بن عبدالرحمٰن العطار کی ایک روایت نقل کرتے ہیں (دیکھیئے صحیح بخاری کتاب الاذان باب اذاقام الرجل عن یسار الاما حدیث ۷۲۶،ارشادالساری للقسطلانی ۲/۶۷) اس روایت کے بارے میں حافظ ابن حجر فرماتے ہیں لم یخرج لہ البخاری سوی حدیث واحد فی الصلوٰۃ متابعۃً امام بخاری نے کتاب الصلوٰۃ میں بطور

متابعت ایک حدیث کے سوا ان کی کوئی روایت بیان نہیں کی۔ (ہدی الساری ص ۴۰۲)
یاد رہے کہ اس باب میں صرف یہی ایک روایت ہے لہٰذا بعض جہاں کا یہ فلسفہ باطل ٹھہرا کہ پہلے اصالۃً روایت ہوتی ہے اور پھر متابعۃً اسے خوب ذہن نشین کر لیں۔
(الحدیث ۴۰ ص ۶۱)

(جواب اول) من طریق دؤاد (بن عبدالرحمٰن العطار) عن عمرو بن دینار الخ یہ حدیث صحیح بخاری ج ا ص ۱۰۰ ط کراتشی و ص ۵۸ ج ۲۶ ۷ ط الریاض پر موجود ہے مگر امام بخاریؒ نے اس مقام پر متابعۃً کی کوئی تصریح نہیں فرمائی جبکہ یہی حدیث من طریق سفیان بن عیینہ عن عمرو (بن دینا) الخ صحیح بخاری ج ا ص ۲۵ کراتشی ص ۱۴ رقم ۱۳۸ ط الریاض و ج ا ص ۱۱۸ کراتشی و ص ۶۸ رقم ۸۵۹ ط الریاض پر بھی تخریج فرمائی ہے مگر ان دونوں مقام پر امام بخاریؒ نے اصالۃً و متابعۃً کی کوئی تصریح نہیں فرمائی ہے کیا امام بخاریؒ نے حافظ ابن حجرؒ کو ٹیلیفون پر اختیار و اجازت نامہ دیا ہے کہ آپ اپنی مرضی سے داؤد بن عبدالرحمٰن العطارؒ کی مروی حدیث کو متابعۃً قرار دینا جبکہ امام بخاریؒ کا اپنا مذہب و فعل و قاعدہ یہ ہے کہ جو راوی و روایت اصالۃً ہے وہی متابعۃً بھی ہے اور جو راوی و روایت متابعۃً ہے وہی اصالۃً بھی ہے کما صرح فی البخاری ج ۲ ص ۸۲۸ و ص ۱۰۰ ط کراتشی و ص ۴۷ ۴، رقم ۶۲۶ ط الریاض فلھذا حافظ ابن حجر العسقلانیؒ ہوں یا علی زئی غیر مقلد دجال و ندیم ظہیر غیر مقلد کذاب ہو امام بخاریؒ کے مقابلے میں ان کی بات بلا دلیل باطل و مردود ہے جناب ندیم ظہیر صاحب اس تحقیقی و حقیقی بات کو خوب ذہن نشین کر لیں ہم انشاء اللہ آپ دونوں استاد شاگرد کو توبہ و اعلان رجوع کراتے رہیں گے۔ وللہ الحمد (جاری ہے)

غیر مقلدین کے عقائد

مولانا محمد انصر باجوہ صاحب مدظلہ

عقیدہ نمبر ۱۵: (نبی کریم ﷺ کی قبر پر مدد مانگنا) غیر مقلدین کے بانی نواب صدیق خان نبی پاک ﷺ سے مدد طلب کرتے ہوئے یہ شعر کہتے ہیں۔

یاسیدی یاعروتی ووسیلتی ویا عدتی فی شدۃ ورخائی

قد جئت بابك ضارعامتضرعا متاوها بتنفس الصعداء

مالی ورائك مستغاث فارحمن یارحمة للعالمین بکائی

(ہدیۃ لمہدی حاشیہ ص۲۰، ماثر صدیقی حصہ دوم ص۳۰، ۳۱)

ترجمہ: اے میرے آقا اے میرے سہارے اور اے میرے وسیلے اور اے خوشحالی و بدحالی میں میری متاع۔ میں روتا گڑگڑاتا اور ٹھنڈی آہیں بھرتا آپ کے در پہ آیا ہوں آپ کے علاوہ میرا کوئی فریاد رس نہیں۔ سوائے رحمۃ للعالمین میری گریہ وزاری پر رحم فرما۔

نوٹ:۔ غیر اللہ کو پکارنے اور مدد طلب کرنے کے جواز پر وحید الزمان غیر مقلد نے نواب صدیق حسن خان غیر مقلد کے ایک قصیدہ سے ھدیۃ المہدی کے حاشیہ میں لکھا ہے۔

وقداستغاث صاحب جامع البیان فی اول تفسیرہ بالنبی فلو کان مطلق الاستغاثة لغیر الله شرکا لزم کون صاحب جامع البیان مشرکاً فکیف

يعتمد على تفسيره مع ان اهل الحديث كافة قد قبلوا تفسيره۔

ترجمہ :۔ کہ تفسیر جامع البیان کے مصنف نے بھی اپنی تفسیر کی ابتداء میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد طلب کی ہے اگر غیر اللہ سے مطلقاً مدد طلب کرنا شرک ہے تو مصنف جامع البیان کا مشرک ہونا لازم آئے گا۔ تو پھر ان کی تفسیر پر کیسے اعتماد کیا جا سکے گا جبکہ تمام اہلحدیث ان کی تفسیر کو مانتے ہیں۔ (حاشیہ ہدیۃ المہدی ص ۲۰)

اور مشہور غیر مقلد عالم غلام رسول صاحب اپنے گھر سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے شعر پڑھتے ہیں:

کرم مہر یا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم — منگاں تیرے دیدار میں
جو ہے محبوب ربانی نگاہ کر — وچھوڑے سے جان آئی لباں پر
میرا دل چور کیتا درتے غم — ترحم یا نبی اللہ ترحم

(سوانح حیات مولوی غلام رسول ص ۱۶۱)

مولوی غلام رسول صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے کہہ رہے ہیں کہ اے محبوب ربانی میری طرف دیکھو آپ کی جدائی کی وجہ سے میری جان نکلنے والی ہے اور درد اور غم نے میرا دل چور کر دیا ہے اب آپ رحم کیجئے، رحم کیجئے۔

فائدہ: یاد رہے کہ وحید الزمان صاحب پکا اہلحدیث یعنی غیر مقلد ہے اور یہ کتاب ہدیۃ المہدی عقائد کی کتاب ہے جیسا کہ کتاب کے ص 3 پر لکھا ہے۔

فالهمني ربي ان ائولف كتاباً جامعاً للعقائد والاصول کہ میں ایک ایسی کتاب لکھوں جس میں عقائد اور اصول ہوں۔ میں نے اس کا نام ہدیۃ المہدی اس

لئے رکھا ہے تا کہ حضرت مہدی کیلئے یہ کتاب ہدیہ بنے۔

یاد رہے کہ اس کتاب میں تمام مسائل غیر مقلدین کے مذہب کے مطابق لکھے ہوئے ہیں چنانچہ ایک نظر ملاحظہ فرمائیں۔ ہدیۃ المہدی کے ص 4 پر لکھا ہے کہ ہم اہل حدیثوں کے صرف دو اصول ہیں اور ص 3 پر تمام مقلدین کو بدعتی کہا ہے اور ص 102 پر مجتہدین کے اقوال کو اونٹوں کی لید اور گدھوں کی لید سے تشبیہ دی ہے اور اپنی دوسری کتاب کنز الحقائق من فقہ خیر الخلائق (جو کہ فقہ حنفی کی معتبر کتاب کنز الدقائق کے مقابلے میں لکھی گئی ہے) کے ص 20 پر چار رکعت نماز میں 10 جگہ نماز میں کندھوں تک رفع یدین کرنا اور جلسہ استراحت، اونچی آمین کہنا اور سینے پر ہاتھ باندھنے کو سنت لکھا ہے اور ص 18 پر اذان میں ترجیع اور اقامت میں ایتار کو مستحب لکھا ہے اور ص 15 پر پگڑی اور پتلی جرابوں پر مسح کو جائز اور ص 13 پر تیمّم میں ایک ضرب چہرے اور ہاتھوں کیلئے اور ص 12 پر پانی میں وقوع نجاست سے تغیر احد الاوصاف نہ ہو تو وضو جائز لکھا ہے اور ص 28 پر تین طلاق کے ایک ہونے کا قول اور ص 129 پر چھ اشیاء کے علاوہ ہر چیز میں سود کے جواز کا فتویٰ اور ص 51 پر عورت کے مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کا جواز لکھا ہے اور یہ تمام کے تمام مسائل بانیان غیر مقلدین یعنی شمس العلماء شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی، نواب صدیق حسن خان، وحید الزمان صاحب سے لے کر آج تک کے غیر مقلدین تک متفق علیہا ہیں اور برصغیر میں ان حضرات سے قبل کوئی بھی شخص ان مسائل کو اختیار کرنے والا نہ تھا اور نہ ہی کوئی ان مسائل پر عمل کر کے اپنے آپ کو اہلحدیث کہلاتا تھا اور آج بھی غیر مقلدین کے علاوہ

برصغیر کا کوئی مسلمان ان مسائل کو نہیں مانتا ثابت ہوا کہ ہندوستان میں فرقہ غیر مقلدین کی داغ بیل ڈالنے والے یہی حضرات تھے لہٰذا آج کل کے بعض غیر مقلدین کا ان کو غیر مقلد نہ سمجھنا ان کے ساتھ زیادتی ہے جبکہ سنجیدہ اور احسان مند غیر مقلدین آج بھی اپنے ان محسنوں کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کیونکہ یہی وہ ان کے اکابر تھے جن کی دن رات کی انتھک محنتوں سے غیر مقلدین کو اہلحدیث نام الاٹمنٹ ہوا اور ہندوستان میں ان کے بقول عمل بالحدیث کی ترویج ہوئی۔ لہٰذا غیر مقلدین اپنے ان اکابرین کے عقائد پر ٹھنڈے دِل سے غور کریں اور اگر یہ آپ کے اکابر نہیں ہیں۔ تو پھر ان کو واضح طور پر کافر و مشرک و دجال و گمراہ اور گمراہ کنندہ لکھ دیں۔

میری تمام سنی مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ غیر مقلدین کے ان عقائد کو اچھی طرح پڑھیں اور ان کے ظاہری توحید کے نعرے سے دھوکہ نہ کھائیں اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس فتنہ سے محفوظ فرمائیں۔ آمین

خوشخبری

اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان کے زیر اہتمام

الاتحاد ریسرچ سنٹر

قائم کیا گیا ہے جس میں اختلافی مسائل میں احسن طریقہ سے تحقیق کروائی جاتی ہے۔

ایک بار تشریف لائیں اور اپنی ذہنی الجھن کو دُور فرمائیں۔

محمد حسین بلڈنگ بیسمنٹ نلکیوں والی گلی نزد حسن سینٹر اچھرہ موڑ لاہور

موبائل 0321-4752570 , 0300-4467792

جماعت المسلمین کے عقائد ونظریات کا علمی وتحقیقی جائزہ (قسط نمبر۳)

مولانا محمد رضوان عزیز صاحب

بعداز حمد وصلوٰۃ۔ اس لئے جماعت المسلمین کے احباب سے گفتگو کرنے سے قبل مندرجہ ذیل امور کی پابندی کرنے سے قوی امید ہے انشاء اللہ آپ خود بھی شیطان کے شر سے محفوظ ہو جایں گے اور ممکن ہے اللہ کسی گمراہ کی ہدایت کا بھی ذریعہ بنادیں۔

(۱)۔قرآن کریم اور حدیث مبارک سے فریقین اپنی اپنی دلیل خود لغت عربی میں بیان کریں۔

(۲)۔تقلید جماعت المسلمین والوں کے نزدیک شرک اور گمراہی کی جڑ ہے (تلاش حق ص۵۱) لہٰذا مقلدان کے نزدیک مشرک ہوا اس لیے کسی مقلد کا ترجمہ وتفسیر یا روایت شدہ حدیث پیش نہ کرنے دیں۔

(۳)۔قرآن وحدیث سے جماعت المسلمین کا متکلم جو دلیل پیش کرے اس سے اس دلیل کی ایسی سند کا بھی مطالبہ کریں جس میں کوئی مقلد راوی نہ ہو تمام روات جماعۃ المسلمین کے مخصوص نظریات کے حامل ہوں۔

(۴)۔اصول تفسیر یا اصول حدیث بھی مقلدین کے پیش نہ کرنے دیں بالخصوص لغت بھی کسی غیر مقلد کی ہو جو لغوی معنی کو صرف قرآن وحدیث سے ثابت کرے۔

(۵)۔جمہور کے مقابلہ میں شاذ واجب الترک ہے لہٰذا جس طرف جمہور ہوں گے ان کی اتباع کی جائے گی اور شاذ روایات واقوال کو ترک کیا جائے گا۔(٦)۔گفتگو سے قبل اصل مسئلہ کی وضاحت کروائیں اور منکر وغیرہ کا حکم تحریر کروائیں۔

(۷)۔اگر بفضل اللہ تعالیٰ فریق مخالف آپ کا موقف تسلیم کرلے تو مجلس ہی میں تحریری توبہ کروالیں مزید تحقیق کے نام پر فرار کا موقع نہ دیں۔

(۸)۔ایک ماہر علوم دینیہ کو ثالث مقرر کریں جس کا فیصلہ جانبین تسلیم کریں۔

(۹)۔ایک مجلس میں ایک موضوع پر گفتگو کریں۔

(۱۰)۔تمام گفتگو کی ریکارڈنگ کا لازمی اہتمام کریں۔

ان اصولی مباحث کے بعد اب حسب وعدہ جواز تنخواہ کے مسئلہ پر بحث شروع کی جائے گی پہلے اپنا موقف پھر اس پر بطور دلیل کتاب اللہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع امت کو پیش کیا جائے گا۔

جواز اجرت علی الاطاعات!

عبادات کی دو حیثیتیں ہیں ایک فرض عین دوسری حیثیت فرض کفایہ: جو عبادات فرض عین ہیں مثلاً نماز، روزہ، حج یا زکوٰۃ ان کی ادائیگی پر اجرت لینا مطلقاً حرام ہے اور جو عبادات فرض کفایہ ہیں مثلاً امامت، خطابت درس وتدریس وغیرہ ان کی ادائیگی پر اجرت لینا جائز ہے اور درحقیقت یہ اجرت ان کے اسی وقت کا معاوضہ ہے جو ان امور کی ادائیگی میں صرف ہوا۔لہٰذا امام اور مدرس کی حیثیت کل وقتی ملازم کی ہوگی جماعت المسلمین کے فتنہ پرداز چونکہ رموز شریعت سے ناآشنا ہیں اس لئے یہ دین میں کتر بیونت کرتے رہتے ہیں اور مسئلہ تنخواہ کو انہوں نے اس رنگ میں پیش کیا کہ علماء امت کو یہود ونصاریٰ کے ساتھ ملا دیا اور یحرفون الکلم عن مواضعہ کا مصداق بنتے ہوئے وہ تمام آیات قرآنیہ جو یہود ونصاریٰ کے متعلق تھیں انہیں مسلمانوں پر فٹ کرنا شروع کر دیا اسلام تو ایک مکمل ضابطہ حیات ہے یہ زندگی کے کسی شعبے کو صحرائے

زیست کے سرابوں میں الجھنے کیلئے نہیں چھوڑتا اپنا ایک عالمگیر نظام رکھتا ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ کچھ لوگ اپنی دنیاوی مصروفیت کو تج کر خدمت دین میں مشغول ہوں اوران کے بچے نان وجویں کو ترسیں! اللہ نے ایسا نظام نہیں بنایا اللہ تو علماء اور مدرسین حضرات کورزق دے گا دینی خدمت کے بدلے میں اگر کسی کی کج فہمی اسے برداشت نہ کرے تو وہ در دیوار کی قوت جذب ودفع سے اپنے خبط کا علاج کرے۔اب اس مسئلہ پردلائل ملاحظہ فرمائیں۔

(۱)۔انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیھا (سورۃ التوبۃ آیت ۶۰)
بے شک صدقات فقراء ومساکین اور(ان صدقات کی وصولیابی پر متعین) عاملین کا حق ہے۔اس آیت مبارکہ میں صدقات کے مصارف میں اللہ تعالیٰ نے ایک مصرف عاملین کا بھی ذکر فرمایا ہے یہ وہی دینی خادم ہے جس نے اپنے اوقات کو زکوٰۃ کی وصولی جیسے دینی فریضے کیلئے وقف کردیا ہے۔
امام قرطبیؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

والعاملین علیھا' یعنی السعاۃ والجباۃ الذین یبعثھم الامام لتحصیل الزکوٰۃ بالتوکیل علی ذالک یعنی عامل جوزکوٰۃ کی وصولی پر متعین ہے وہ بھی زکوٰۃ میں سے اپنی اجرت لے گا مگر لے گا کتنی مقدار؟ توامام قرطبیؒ نے حضرت ابن عمرؓ امام مالک اورامام ابوحنیفہؒ کا مسلک نقل کرتے ہوئے فرمایا: یعطون قدرعملھم من الاجرۃ قالو الانہ عطل نفسہ لمصلحۃ الفقرآء فکانت کفایتہ و کفایۃ اعوانہ فی مالھم کالمراۃ لما عطلت نفسھا لحق الزوج کانت نفقتھا ونفقۃ اتباعھا من خادم او خادمین علی زوجھا۔ (تفسیر قرطبی سورۃ توبہ آیت ۶۰ ص ۱۴۵۳)

عامل کواس کے عمل کی مقدار میں اجرت دی جائے گی اس لئے کہ اس نے اپنے نفس کو فقراء کی مصلحت میں مشغول کر دیا ہے اس کا اوراس کے اہل وعیال کا نفقہ فقراء کے مال سے دیا جائے گا جیسے عورت جو اپنے آپ کو خاوند کیلئے وقف کرتی ہے تو اس کا نان ونفقہ بھی خاوند کے ذمہ ہوتا ہے اس تفسیر سے واضح ہو گیا کہ جیسے عامل اپنے آپ کو عامۃ المسلمین کیلئے مختص کرتا ہے تو اسے اجرت دی جاتی ہے بالکل ایسے ہی امام یا مدرس اور دیگر امور دینیہ میں خدمات سر انجام دینے والوں کو اجرت دی جائے گی کہ انہوں نے بھی دینی راہنمائی کیلئے اپنے آپ کو مختص کر دیا ہے تفسیر مظہری میں ہے:

انما يعطى العامل اجر عمله (تفسیر مظہری ج۴ ص۲۳۴)

ترجمہ: عامل کواس کے عمل کی بقدر اجرت دی جائے گی۔

تفسیر درالمنثور میں ہے۔ عن الضحاکؓ قال يعطى كل عامل بقدر عمله (درمنثور ج۳ ص۴۵۰)

وعن رافع ابن خديج قال سمعت رسول الله صلى الله عليه يقول العامل على لصدقة بالحق كالغازى حتى يرجع (الدرالمنثور ج ٣ ص ٤٥٠)

یعنی عامل کو بھی صدقہ پر ایسے ہی حق حاصل ہے جیسے غازی کو کہ جب تک وہ گھر نہ لوٹ آئے۔

تفسیر بغوی میں ہے: فيعطون مثل اجر عملهم (تفسیر بغوی ج۲ ص۳۰۳)

تفسیرات احمدیہ میں امام شافعیؒ کا قول ہے لان استحقاق العامل بطريق الكفاية لا بطريق الصدقة (تفسیرات احمدیہ ص۴۶۶)

تنخواہ بطور کفایت ہوتی ہے نہ کہ بطور صدقہ کے لہٰذا غنی اور فقیر دونوں تنخواہ لے سکتے ہیں۔ (جاری ہے)

سفرنامہ مولانا محمد ابوبکر غازی پوری (قسط نمبر ۳)

مولانا محمود عالم صفدر اوکاڑوی

جامعہ امدادیہ سے فراغت کے بعد ہم پیر محل کی طرف روانہ ہوئے یہاں یہ بات یاد رہے کہ ہم نے حضرت غازی پوری صاحب کی خواہش پر عظیم روحانی سلسلہ ''سلسلہ چشتیہ مدنیہ'' کے سرخیل قطب العصر سرتاج الاولیاء حضرت اقدس حضرت مولانا سید محمد امین شاہ صاحب مازالت فیوض شموسہ بازغۃً علینا سے بواسطہ صاحبزادہ حضرت مولانا سید محمد معاویہ امجد شاہ صاحب سے ملاقات کا وقت لے لیا تھا۔ حضرت مدنیؒ کے پاکستان میں آخری اور اجل خلیفہ امام المتکلمین قائد اہلسنت وکیل صحابہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ امیر تحریک خدام اہلسنت والجماعت پاکستان گزرے ہیں۔ حضرت قاضی صاحب کے بعد حضرت مدنیؒ کا بلاواسطہ کوئی خلیفہ پاکستان میں نہیں ہے ہاں اب یہ سلسلہ بواسطہ چل رہا ہے حضرت مولانا سید محمد امین شاہ صاحب مدظلہ العالی نے سلوک کی بہت سی منازل حضرت مدنیؒ سے براہ راست طے کیں پھر قطب تکوین حضرت پیر سید خورشید احمد صاحب رحمہ اللہ خلیفہ اعظم حضرت مدنی سے خرقہ خلافت پہنچا۔ آپ اس وقت سلسلہ مدنیہ کے سالکین کے لئے بہت بڑا انعام ہیں حضرت قاضی صاحب کے بعد معرفت کے بادہ نوشوں کے ہاں آپ ہی کا مقام سب سے بلند ہے تشنگان معرفت آپ کے اردگرد منڈلاتے رہتے ہیں حضرت کی بندہ پر بھی بے انتہا شفقت ہے بندہ کا بیعت کا تعلق حضرت اقدس قاضی صاحب نوراللہ مرقدہ سے ہے آپ کی انتہائی شفقت تھی حضرت کے بعد حضرت شاہ صاحب کا وجود مسعود انتہائی برکت کا باعث ہے اتحاد کی مکمل سرپرستی حضرت والا فرمارہے

ہیں مولانا غازی پوری حضرت قاضی صاحبؒ سے کافی متاثر تھے۔آپ نے جو سطور حضرت پر قلم بند کی ان سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے چنانچہ لکھتے ہیں۔

قافلہ حسین احمد مدنی کا پاکستان میں آخری سپہ سالار آپ کی رحلت کا حادثہ اہل حق کیلئے بہت بڑا جھٹکا ہے جو پاکستان میں حق کی سربلندی کیلئے جان داؤ پر لگائے ہوئے ہیں قاضی صاحب ان کے لئے بڑا سہارا تھے ان کا وجود ان کے خون کو گرمائے رکھتا تھا۔حضرت قاضی صاحب رحمتہ اللہ علیہ راہ سلوک وتصوف کے ایسے مرد حق آگاہ تھے جن کو صرف اپنی کٹیا اور خانقاہی سے مطلب نہیں تھا بلکہ وہ تصوف وسلوک کے جام وساغر کے بادہ کشی کرنے والے ایسے مرد آہن تھے جن کی پوری زندگی باطل سے ٹکرانے اور فرق باطلہ کے ردو ابطال میں گزری ......

حضرت قاضی صاحب صاحب عزیمت تھے پاکستان میں جانشین شیخ الاسلام تھے ان کی تربیت حضرت مدنی جیسے اسلام کے مجاہد اور اللہ والے نے کی تھی جن کی خود پوری زندگی جہاد تھی اور جو پورے برصغیر میں اسلام کی ایسی شمع فروزاں تھے جو خطرناک آندھیوں، دل دہلا دینے والے بجلیوں اور طوفانوں میں بھی اپنی جگہ پر قائم رہی اور جلتی رہی۔حضرت قاضی صاحب اسلام کے اس بطل جلیل کا پرتو تھے ان کی زندگی کا عکس جمیل تھے اور انہی خصوصیات سے اللہ نے ان کو بھی نوازا تھا جن سے حضرت شیخ الاسلام اپنے معاصرین میں ممتاز تھے۔باطل کے خلاف آواز اٹھانا حق کیلئے ڈٹ جانا اور لومۃ لائم کی پرواہ کئے بغیر دین وشریعت کی راہ دکھانا حضرت قاضی صاحب کی پوری زندگی کا مشن تھا۔آپ کی رحلت کے بعد حضرت شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ کا نمونہ ہندوپاک میں اب دیکھنے کو نہیں ملے گا۔

(ماہنامہ ”حق یار چار“ اشاعت خاص ص ۴۶۵)

ملفوظات اوکاڑویؒ

(مولانا محمد اللہ دتہ بہاولپوری)

۳۱۔ارشاد فرمایا کہ! جس طرح ہمارا کلمہ توحید نفی و اثبات سے مرکب ہے کہ ایک خدا کو معبود ماننا اور باقی سب کی نفی کرنا اسی طرح ہمارا رفع یدین کا عمل بھی نفی و اثبات پر مشتمل ہے کہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنا اس کے بعد کسی جگہ نہ کرنا اور حدیث (عبداللہ بن مسعودؓ) رفع یدین کے دونوں پہلوؤں نفی و اثبات کی واضح دلیل ہے اور مکمل دعویٰ پر حاوی ہے۔

۳۲۔ارشاد فرمایا کہ! یہ ایک مسلمہ اور تاریخی حقیقت ہے کہ پاک و ہند میں انگریز کے دورِ حکومت سے پہلے غیر مقلدین کا وجود نہ تھا دورِ برطانیہ میں اس ملک میں تقلید اور ترکِ تقلید پر بحث و مناظرہ کا آغاز ہوا اور ردِ تقلید پر سب سے پہلی کتاب معیار الحق میاں نذیر حسین دہلوی نے تحریر کی اور آج تک روافض، منکرینِ حدیث، منکرینِ فقہ مودودی، کیپٹن عثمانی وغیرہ تقلید کے خلاف محاذ آرائی کر رہے ہیں اور عوام کو پریشان کر رہے ہیں۔

۳۳۔ارشاد فرمایا کہ! یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ترکِ تقلید کے سبب جو دین بیزاری مسلمانوں میں پیدا ہوئی ہے دورِ تقلیدی میں اس کا کروڑواں حصہ بھی تلاش نہیں کیا جا سکتا۔

۳۴۔جب غیر مقلدین نے بہشتی گوہر پر مختلف اعتراضات کیے تو حضرت اوکاڑویؒ نے ارشاد فرمایا کہ بہشتی گوہر کا ہر مسئلہ نہ کسی آیت کے خلاف ہے نہ کسی حدیث کے

خلاف، نہ ہی ائمہ اربعہ میں سے کسی کے خلاف مگر فقہ سے دلی بغض ان (غیر مقلدین) کو ایسے بیہودہ اعتراضات پر مجبور کرتا ہے۔

۳۵۔ارشاد فرمایا کہ! کہ آج دنیا میں علمی پندار نے کچھ ایسی آزادروی اختیار کرلی ہے کہ جاہلیت تو صرف ایک فتنہ تھی لیکن یہ آزادی نت نئے فتنوں کو جنم دے رہی ہے جس کو دیکھو وہ دین میں تحقیق کا مدعی ہے اور بلا جھجک کہتا ہے کہ میں تحقیق کررہا ہوں اور اس بات پر اسے بڑا فخر اور غرور ہے۔

۳۶۔ارشاد فرمایا کہ! خلاصہ یہ کہ دین میں تحقیقی بات صرف وہی ہے جو ادلہ سے بواسطہ ائمہ ثابت ہو جس بات پر ان کا اجماع ہوگا وہ حجتِ قاطعہ ہے اور جس پر ان کا اختلاف ہوگا وہ رحمتِ واسعہ ہے۔

۳۷۔ارشاد فرمایا کہ! افسوس ہے کہ اہل قرآن واہل حدیث نے اس کبیرہ گناہ کا نام جس کا ٹھکانہ دوزخ کے سوا کہیں نہیں۔ تحقیق رکھا ہوا ہے اور اس کو عمل بالقرآن اور عمل بالحدیث کہتے ہیں۔

۳۸۔ارشاد فرمایا کہ! ہم حیران ہیں کہ نمازِ فجر کے بعد اشراق پڑھنے والے کو ایک عمرے کے ثواب کا وعدہ ہو! جو صرف ایک نفل کام ہے سنت نہیں اور نماز عصر کی چار سنتیں جو غیر موکدہ ہیں ان پر جنت میں محل کی خوشخبری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں مل جائے لیکن امین بالجہر جو ایسی سنت موکدہ ہے کہ ہر مسجد میں لڑائی اور فساد اس بنا پر کھڑا ہو جاتا ہو! اس کا نہ تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیں اور نہ اس کا زیادہ ثواب بتائیں۔

۳۹۔ ارشاد فرمایا کہ! جو غیر مقلدین صحابہ کرامؓ کو معیار حق نہیں مانتے، مطلق فقہ کے منکر اور مخالف ہیں ائمہ مجتہدین کو دین کے ٹکڑے کرنے والے بتاتے ہیں تصوف اور کرامات کو شرک قرار دیتے ہیں، اجماع کو بھی نہیں مانتے ان سے اہل السنۃ کا اختلاف اصولی ہے اور دوسرے بدعتی فرقوں کی طرح وہ اہل السنۃ سے خارج ہیں ائمہ اربعہؒ کے مقلدین اصول میں متفق ہیں صرف فروع میں اختلاف ہے اس لئے یہ چاروں اہل السنۃ والجماعۃ ہیں دونوں (مقلدین اور غیر مقلدین) میں فرق یہی ہے کہ مقلدین اہل السنۃ میں داخل اور غیر مقلدین اہل السنۃ سے خارج ہیں۔

۴۰۔ ارشاد فرمایا کہ! غیر مقلدین کا آخری حربہ یہ ہوتا ہے کہ جب ان کے چاروں طرف سے ناک میں دم ہو جاتا ہے اور مسند اجتہاد سنسان ہو جاتی ہے تو پھر گالیوں پر اتر آتے ہیں۔۔۔(جاری ہے)

اعلان

ادارہ "قافلہ حق"، اپنے عظیم محقق و مناظر فاتح غیر مقلدیت حضرت مولانا حبیب اللہ ڈیرویؒ کے ایمان افروز حالات / دینی خدمات / تصنیفی جواہر پارے / فاتحانہ زندگی / مناظرانہ مزاج کو آنے والی نسل نو تک پہنچانے کیلئے ایک اشاعت خاص کا شرف حاصل کر رہا ہے حضرتؒ کے تمام متعلقین و معتقدین اور اہل قلم علماء و مشائخ سے درخواست ہے کہ اپنے تاثرات، مضامین اس پتہ پر ارسال فرمائیں۔ Cell:0307-8156847

رابطہ: محمد اللہ دتہ بہاولپوری مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

رجسٹرڈ 657

اصلی ہڈی جوڑ گولی

مولانا محمد رفیق (موبائل 0306-8392018)

ملنے کا پتہ: پتن روڈ گڑھ مہاراجہ مسجد سید الکونین تحصیل احمد پور سیال (جھنگ)

ہڈی ٹوٹ جانے، نکل جانے، یا کریک ہو جانے کی صورت میں ہمارے پاس تشریف لائیں انشاءاللہ 5 دن میں ٹھیک ہو جائیگی نیز جوڑوں کا درد، بواسیر، درد گردہ، پتھری کا موثر علاج موجود ہے

قافلہ باطل سے قافلہ حق کی طرف

(ابن خان محمد)

اس عنوان کے تحت ان خوش قسمت حضرات کے انٹرویو کا اہتمام کیا جائیگا جن حضرات نے عصر حاضر میں قافلہ کفر کو چھوڑ کر قافلہ اسلام یا قافلہ بدعت کو چھوڑ کر قافلہ سنت کو اختیار کیا۔(ادارہ)

قارئین کرام! الحمدللہ باری تعالیٰ کے فضل واحسان اور آپ حضرات کی دعاؤں کا ثمرہ ہے کہ حضرت اوکاڑوی کا روحانی قافلہ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ روز بروز اپنی ترقی کی راہ میں تمام تر مشکلات کو برداشت کر کے کامیابی کی اوج ثریا کی طرف رواں دواں ہے حسب سابق اس شمارہ میں بھی ایک ایسے خوش قسمت کا ذکر کیا جا رہا ہے جو بچپن سے جوانی تک غیر مقلد رہا ہے بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے ان کو سمجھ نصیب فرما کر علماء حق علماء دیوبند سے وابستہ کر دیا موصوف نے اپنی ساری زندگی کے نشیب وفراز جو انہوں نے غیر مقلدیت میں رہ کر دیکھے ان کے جھوٹ، تضاد بیانیاں، خیانتیں کہ وہ لوگوں کو کیا بتاتے ہیں اور فی الحقیقت ان میں کیا ہے؟ اس صاحب کو حنفی بنانے والا کوئی حنفی عالم دین نہیں کہ اس نے ان کی رہنمائی کی ہو بلکہ یہ از خود حنفیت کی طرف آئے آیئے ہم ذرا ان سے معلوم کرتے ہیں کہ زندگی کا جو حصہ غیر مقلدیت میں انہوں نے گزارا اس میں انہوں نے کیا دیکھا؟ کیا کھویا؟ کیا پایا؟ یہ تمام باتیں ان سے سنیے ان کی اپنی زبانی میرا نام۔۔۔غلام محمد حنفی ہے اور میرا تعلق چک نمبر L-105/12 تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال سے ہے میں نے جب ہوش سنبھالا تو میں نے اپنے دادا (جو کہ دین

دارااور تبلیغی بزرگ تھے) کواحناف کی طرح نماز پڑھتے دیکھا مگر بدقسمتی سے میرا ایک چچا سعودیہ میں ملازم تھا وہ میرے دادا کے انتقال کے بعد جب واپس آیا تو ہمیں کہا کہ نماز میں رفع الیدین کرنا ہے اور آمین اونچی آواز سے کہنا ہے تو ان کے کہنے پر ہم نے بھی یہ چیزیں شروع کردیں اور اپنے علاقہ میں موجود ایک غیر مقلد مولوی کے پیچھے نماز جمعہ پڑھنا شروع کردیا تو اس نے حسب عادت احناف کے خلاف نفرت پھیلانا شروع کردی کبھی امام صاحبؒ پر حملہ تو کبھی تبلیغی جماعت کے خلاف باتیں اس کے اس طریقے کار سے میرے اندر احناف کی نفرت بڑھتی چلی گئی پھر میں نے لشکر طیبہ والوں کے ساتھ جہادی تربیت کی اور وہاں تربیت کے نام پر مسلک پر عملی مشق کرواتے تھے چنانچہ میں احناف سے بالکل بدظن ہوگیا پھر اللہ تعالیٰ کی توفیق اور علماء احناف کی انتھک تگ ودو سے ان کے حقائق سامنے آنے لگے اور دل میں سوال ابھرا کہ جب یہ دیوبندیوں کو کافر مشرک گردانتے ہیں تو پھر ان سے چندہ اور کھالیں کیوں کر جائز؟ جب یہ غلط ہیں تو کشمیر میں ان دیوبندیوں کی مدد میں جہاد کاہے کا؟ اصل جو بات میرے حنفی بننے کا سبب بنی وہ یہ تھی کہ ان کے موجودہ علماء اپنے اکابر کو جھوٹا کہتے ہیں ان کے اس تضاد نے مجھے حنفی بنادیا۔۔۔۔مثلاً ان کے اکابر حیات النبی کے قائل تھے (فتاوی ستاریہ ص۱۸۰ ج۱) جبکہ یہ منکر ہیں۔اور اس جیسے مسائل میں تضاد دیکھ کر یقین ہوا کہ یہ نام سے عوام کو دھوکہ دیتے ہیں حالانکہ یہ نہ رسول اللہ کو مانتے ہیں اور نہ حدیث پر ان کا ایمان ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے تمام اہل السنۃ والجماعۃ احناف دیوبندان کے شرور اور وساوس سے محفوظ رکھے۔(آمین)

قطب الاقطاب حضرت سہارنپوریؒ کے ہاں مناظرہ کی اہمیت

مولانا محمود عالم صفدر اوکاڑوی مدظلہ

آج کل بعض لوگ مناظرہ کو ایک فضول کام سمجھتے ہیں اور جو لوگ مسلک حقہ کے دفاع کیلئے میدانِ مناظرہ میں اپنی صلاحیتیں کھپا رہے ہیں ان کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں ان کے لئے یہ واقعہ انتہائی سبق آموز ہے۔ قطب العالم شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ کے شیخ و مرشد قطب الاقطاب حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ کے حالات میں لکھا ہے کہ ''ایک مرتبہ سفر حج پر جاتے ہوئے راستہ میں مولوی دیدار علی الوری کی طرف سے آپ کو عین اس وقت دعوت مناظرہ دی گئی جبکہ آپ جہاز میں سوار ہونے کو تیار تھے آپ کے رفقاء نے جواب دیدیا کہ اس وقت تو گنجائش نہیں کہ جہاز تیار اور آخری ہے البتہ واپسی پر مناظرہ ہوگا مگر آپ نے سنا تو بے ساختہ فرمایا کہ نہیں نہیں ہم تیار ہیں۔ کل کو ہم قیام کریں گے اور صبح مناظرہ ہوگا مولوی صاحب سے کہنا کہ مقام اور مباحث مناظرہ آج طے کرلے اور رفقاء کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ مولوی صاحب مناظرہ کرتے ہیں تو ہمیں انکار نہ کرنا چاہیے۔ حج بشرط زندگی دوسرے سال کریں گے یہ بھی تو ایک دینی کام ہے یہ سن کر فریق ثانی پر اوس پڑ گئی اور کوئی میدان مناظرہ میں نہ آیا حضرت چند روز قیام فرما کر بمبئی روانہ ہوگئے حالانکہ جہاز کی تاریخ روانگی گزر چکی تھی مگر اللہ کی شان کہ اسی کو چار دن کسی غیر معمولی عذر سے ٹھہرنا پڑ گیا اور آپ اس پر سوار ہو کر عرب پہنچ گئے۔ (تذکرۃ الخلیل ص ۱۵۱)